ادب پہلا قرینہ ہے
محبت کے قرینوں میں

www.KitaboSunnat.com

باادب
بانصیب

افادات سید محمد ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
مرتب محمد سرور طارق

طارق اکیڈمی فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ادب پہلا قرینہ ہے، محبت کے قرینوں میں!!

باادب بانصیب

افادات سید محمد ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب محمد سرور طارق

www.KitaboSunnat.com

طارق اکیڈمی فیصل آباد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق جمع وترتیب محفوظ ہیں

◉ نام کتاب .... باادب بانصیب

◉ افادات .... سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

◉ اہتمام .... محمد سرور طارق

◉ اشاعتِ اول .... فروری 2008ء

ملنے کے پتے:

نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار، لاہور

مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

کتاب سرائے، الحمد سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

مکتبہ دارالسلام، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور

مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار، فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد

مکتبہ دارالسلام، F-10 مرکز، اسلام آباد

المسعود اسلامک بک سنٹر، کرن پلازہ، F-8 مرکز، اسلام آباد

طارق اکیڈمی کی مطبوعاتِ ملک کے تمام بڑے کتب خانوں پر دستیاب ہیں

فروغِ علم کے لئے کوشاں

طارق اکیڈمی

سلیمی چوک، بالمقابل الفتح گراؤنڈ، فیصل آباد

Ph:0092-41-8546964,8715768 Fax:0092-41-8715768
Email:ilmoagahi74a@yahoo.com, Web: www.ilmoagahi.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ السلفیہ
3/J-504 جوہر ٹاؤن لاہور
423

فہرست

عرضِ ناشر	5
مقدمہ	7
تمہید	11
آداب بارگاہ الٰہی عزوجل	14
آداب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم	17
قرآن مجید کے آداب	28
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آداب	32
مسجد کے آداب	37
نماز کے آداب	46
دعا کے آداب	47
والدین کے آداب	49
استاد کے آداب	51
لباس کے آداب	56
سفر کے آداب	59
ملاقات کے آداب	62
گھر میں داخل ہونے کے آداب	65

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مجلس کے آداب 67
- گفتگو کے آداب 70
- رزق کے آداب 71
- کھانے پینے کے آداب 72
- مہمان بننے کے آداب 76
- سونے کے آداب 79
- عیادت کے آداب 82
- جنازے کے آداب 83
- دوستی و دشمنی کے آداب 84

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں!

اللہ تعالیٰ کی رحمت سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ کی لحد پر شبنم افشانی کرے، انہوں نے عظمتِ کردار، سلیقہ وقرینہ اور ادب وآداب کی جو مثالیں قائم کی ہیں، ان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی زندگی اور دل ودماغ اس روشنی سے اب تک جگمگا رہے ہیں بلکہ کئی فیض یافتہ خوش نصیب ایسے ہیں کہ خود ان کی زندگی ایک چراغ بن کر دوسروں کے کردار وعمل کو سنوارنے اور ادب وسلیقہ کا شعور حاصل کرنے والوں کو روشنی بانٹ رہی ہے......

علم والے ''ادب'' کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ ہر چیز کو اس کے مقام اور منصب پر رکھ کر طرزِ عمل اختیار کرنا...... بہترین طرزِ زندگی کے لیے اسلام مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کے اداب اور خوبصورتی کے لیے زبان اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہنمائی نہ فرمائی گئی ہو، ایک مؤدب انسانی معاشرے کی تشکیل اور نئی نسل کی تربیت وکردار سازی کے سب سرچشمے اسی منبع فیض سے پھوٹتے ہیں، معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ایک ایسا کامل واکمل نمونہ اور رہنمائی کا ایسا نور ہے، جس کی روشنی میں چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب، والدین کا احترام، استاد اور عالم کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کا سلیقہ، رشتوں کا تقدس، پڑوسی کے دکھ درد میں شرکت کا قرینہ ہم سفر کے آرام وسہولت کا احساس خود اپنے وقار اور مرتبہ کو ملحوظ خاطر رکھنے کے آداب، غرضیکہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی، سلیقہ، شائستگی اور آداب کی دلکش تعلیمات کا بحر بیکراں ہے۔ اسلام کا پہلا سبق ہی ادب ہے اور ادب کے بغیر زندگی کا ہر گوشہ ادھورا ہے......

سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ اسلامی آداب، شائستگی، قرینے، سلیقے اور رکھ رکھاؤ کا ایک بڑا دل آویز پیکر تھے، جہاں ان کا شمار جید علمائے کرام میں ہوتا، وہاں ٹائی سوٹ میں ملبوس انگریزی بولنے والے جدید سکالروں اور دانشوروں میں بھی ان کا اونچا مقام تھا، قدیم وجدید علوم سے بہرہ ور سید ابوبکر رحمہ اللہ نئی دنیا اور مغربی تہذیب وتمدن سے بھی خوب آگاہ تھے، لیکن ان کی زندگی اسلامی تہذیب، ادب اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ومعرفت سے ایسے رنگی ہوئی تھی کہ وہ انفرادی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی زندگی کی ہر اچھی بات، معاشرے کی ہر خوبی کو محسنِ انسانیت ﷺ کی سنت مبارکہ کی جھلک اور مہک قرار دیتے۔

سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر خلوص اور گرم جوشی سے سیرت طیبہ ﷺ کے ان شفاف چشموں سے لوگوں کو سیراب کرنے کے لیے کوشاں رہے۔ ان کے لیکچرز، خطبات اور تحریریں، اسلامی آداب، شائستگی اور قرینوں کی تعلیم کے پاکیزہ اور جانفزا جھونکوں سے بھرپور ہوتے۔ تہذیب جدید کی خوبیوں کو احادیثِ مبارکہ اور سنتِ مقدسہ کی روشنی میں دلنشیں انداز میں ذکر کرتے ہوئے بتاتے کہ یہ سب کچھ محسن انسانیت ﷺ ہی کے مبارک قدموں کی دھول ہے۔

اسلامی آداب کے ان پھولوں سے اپنے گھروں اور دلوں کو مہکانے کے لیے طارق اکیڈمی نے سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے گل ہائے رنگا رنگ کا حسین وجمیل گلدستہ ترتیب دیا ہے۔ یہی آداب ہیں، جنہیں اخلاق بھی کہا جاتا ہے اور اخلاق ہی میزان عمل کا سب سے وزنی اثاثہ ہوں گے...... انہی اخلاق و آداب کے حامل کو بارگاہِ رسالت ﷺ نے بہترین مومن فرمایا ہے۔﴿اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا﴾ (بخاری ومسلم)

آیئے! ان آداب کی روشنی میں اپنی شخصیت میں نکھار اور اپنے اہل خانہ کے سیرت وکردار کی اصلاح کریں تاکہ ایک باادب معاشرہ تشکیل پائے، اس لیے کہ باادب ہی بانصیب ہوتا ہے...... بے ادب محروم شد از فضل رب (بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محروم ہے)

ہم محترم المقام شیخ الحدیث عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ کے شکرگزار ہیں جو ہمیشہ طارق اکیڈمی کے کاروانِ علم کو اپنی علمی رہنمائی اور دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بلندیٔ درجات، ہمارے لیے سعادت اور قارئین کے لیے خیر وبرکت کا باعث بنائے۔

خاکسار

محمد سرور طارق

25 جنوری 2008ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ من لا بنی بعدہ و علیٰ الہ و صحبہ امّا بعد:

انسانی زندگی کے روزمرہ کے ضروری مشاغل، رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کہنے سننے، سونے جاگنے، نہانے دھونے کے تمام عمدہ اصول وضوابط اور قاعدے، قرینے جو ایک متمدن و مہذب انسان اپناتا ہے، وہ آداب کہلاتے ہیں، اور ان ہی آداب کی پابندی اور التزام سے ایک متمدن و مہذب اور غیر مہذب و وحشی انسان میں امتیاز ہوتا ہے۔ ان آداب کی پابندی سے اجتماعی اور معاشرتی اقدار میں خوشگواری پیدا ہوتی ہے، انسان مسرت و شادمانی اور فرحت وانبساط سے ہمکنار ہوتا ہے اور ایک مہذب، شائستہ اور باوقار انسان ٹھہرتا ہے، ان آداب کی اساس اور بنیاد اس اصول پر ہے کہ ان روزانہ کے معمولات کی ادائیگی میں ایسا رویہ اور طرز عمل اختیار کیا جائے، جس سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام وسکون مل سکے۔ کسی کا رویہ اور طرز عمل دوسروں کے لیے اذیت، تکلیف اور ناگواری کا باعث نہ بنے اور کام بھی حسن و خوبی، خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھ انجام پائے۔

اسلام دینِ فطرت ہے کیونکہ وہ خالقِ فطرت کا وضع کردہ نظامِ حیات اور دستورِ زندگی ہے، اس لیے اس کے آداب بھی فطرتی ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام نے ان کی پابندی اور پیروی کی ہے اور آخری شریعت چونکہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے، اس لیے اس میں آداب بھی آخری مراحل تک پہنچ گئے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ اُعَلِّمُکُمْ۔ (ابن ماجہ: 313)﴾ میں تم لوگوں کے لیے ایک باپ کی مانند ہوں، اپنی اولاد کے لیے، یعنی جس طرح اولاد کی خیر خواہی اور ان کو زندگی گزارنے کے اصول و آداب سکھانا ہر باپ کی ذمہ داری ہے، اسی طرح تمہاری تعلیم و تربیت میرا کام ہے، اس لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہیں سکھاتا ہوں، پھر آپ نے قضائے حاجت اور استنجا کے آداب بتائے، جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہے ہیں، صحیح مسلم کی روایت ہے کہ بعض مشرکوں نے بطور تمسخر وطنز سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا: "قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ" تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو ساری باتیں ہی سکھائیں ہیں یہاں تک کہ بیت الخلاء جانے کا طریقہ بھی۔" تو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ۔" (صحیح مسلم:262)

ہاں بے شک انہوں نے ہمیں سب کچھ سکھایا ہے اور استنجے کے آداب بھی بتائے ہیں۔ آپ ہی نے ہمیں منع کیا ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے وقت ہم قبلہ کی طرف رخ کریں یا یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا یہ کہ ہم تین پتھروں سے کم استعمال کریں یا یہ کہ ہم کسی چوپائے کے فضلہ یا ہڈی سے استنجا کریں۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادت سے لے کر وفات تک زندگی گزارنے کے انفرادی و شخصی اور اجتماعی آداب سکھائے ہیں۔ بقول "امام شافعی رحمہ اللہ: تمام متمدن ملکوں کے باشندوں کے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، وضع قطع اور لباس وغیرہ کے متعلق اجتماعی ومعاشرتی حالات میں طبعی طور پر چند آداب کا لحاظ رکھا ہے اور ان کی پابندی پر زور دیا ہے اور اس میں مختلف طریقے وضع کئے گئے ہیں (۱) بعض لوگوں نے ان کی بنیاد حکمت طبعی کے قواعد پر رکھی ہے اور ان آداب کو اختیار کیا ہے جو طب اور تجربہ کی روشنی میں فائدہ مند ہیں۔ (۲) بعض لوگوں نے ان کو اپنے مذہبی اصول وضوابط کی بنیاد پر منضبط کیا ہے اور اپنے مذہب کی پابندی کی ہے۔ (۳) بعض لوگوں نے اپنے بادشاہوں، حکیموں اور راہبوں کی تقلید کی ہے۔ (۴) کچھ اصول وقواعد ایسے ہیں جن میں بعض مفید اور بعض نقصان دہ ہیں۔ بعض میں نفع ونقصان کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لیے جو نفع بخش تھے وہ اس بات کے حقدار تھے کہ ان کا اہتمام اور پابندی کی جائے اور جو مضر تھے ان کی ممانعت کی جائے اور جن میں نفع ونقصان کچھ بھی نہیں ان کو اباحت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں رہنے دیا جائے، ان مصالح اور حکم کی بنیاد پر شریعت نے ان سے بحث کی اور اس میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا۔

(۱) ان آداب کی پابندی سے بعض اوقات انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور دل کی صفائی برقرار نہیں رہتی اس لئے شریعت نے ان سے پہلے، ان کے ساتھ اور ان کے بعد چند دعائیں سکھائی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی یاد کو برقرار رکھیں اور اسے یاد دلاتی رہیں۔ (۲) بعض افعال و اشکال شیطانوں کے مزاج سے مناسبت رکھتے ہیں مثلاً ایک جوتا پہننا اور اس میں چلنا، بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، اس لئے شریعت نے ان سے روک دیا ہے اور اس کے برعکس بعض باتیں اور اعمال ایسے ہیں جو فرشتوں کے قرب کا باعث بنتے ہیں مثلاً گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اللہ کو یاد کرنا، اس لیے شریعت نے اس کیلئے دعائیں سکھائی ہیں اور ان کی ترغیب دی ہے۔ (۳) بعض اعمال ایسے ہیں جن سے تجربۃً تکلیف پہنچتی ہے مثلاً ایسی چھت پر سونا جس کے اردگرد کوئی دیوار یا آڑ نہ ہو یا سوتے وقت آگ اور چراغ روشن رکھنا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: چوہیا چراغ کی بتی سے گھر میں آگ لگا دیتی ہے۔ جس سے گھر جل سکتا ہے۔ (۴) بعض آداب ایسے ہیں جن سے عجمیوں کے مسرفانہ اور عیاشانہ تمدن کی مخالفت مقصود ہے مثلاً حریر و ریشم، تصویر اور تصویر دار کپڑوں اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمانا۔ (۵) بعض چیزیں انسانی وقار اور تمدن کے منافی ہیں اور انسانوں کو بالکل وحشیوں اور جنگلیوں میں شامل کر دیتی ہیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان سے روکا ہے تاکہ افراط و تفریط کی بجائے توسط و اعتدال کی راہ نکل آئے۔" (حجۃ اللہ البالغہ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تمام مہذب قوموں کے اجتماعی اور معاشرتی آداب کی بنیاد جن اصولوں پر قائم تھی، قرآن و سنت کے آداب میں وہ سب ملحوظ ہیں اور مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور طبی فوائد و منافع پر مشتمل ہیں، یعنی ان آداب کی پرورش اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع، روح اور بدن کی طہارت و پاکیزگی، گھر کی صفائی، اخلاق حسنہ کی طہارت اور رفعت، معاشرہ میں امن و سکون اور ذہنی و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلبی راحت، صحت کی حفاظت وصیانت اور ترقی و بزرگی کے آزمودہ طریق زندگی کی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

علامہ سید ابو بکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں آداب کو اپنے گوہر بار قلم سے اپنے شگفتہ اور منفرد اسلوب نگارش سے خوبصورت پیرایہ میں انتہائی اختصار اور جامعیت کے ساتھ تمام آداب اور ان کی تفصیلات و جزئیات کو بیان فرمایا۔ انتہائی ضروری اور معاشرتی آداب کو بیان فرمایا ہے اور بعض ان آداب کو بھی جن کو عموماً آداب میں بیان نہیں کیا جاتا بیان کیا ہے۔

آداب کا آغاز آداب بارگاہِ الٰہی، آداب بارگاہِ رسالت، قرآن مجید کے آداب، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آداب سے کیا ہے، کیونکہ جب تک ان چاروں کے آداب کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا اس وقت تک باقی امور کے آداب کے اہتمام والتزام کا شوق وجذبہ پیدا نہیں ہوسکتا، بلکہ توفیق ہی نہیں مل سکتی، بعض بنیادی آداب بیان نہیں ہوسکے، مثلاً طہارت کے آداب، باہر نکلنے، چلنے پھرنے کے آداب، آداب مسرت وشادمانی، آداب ماتم، ان کیلئے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سید سلیمان ندوی جلد ششم، الادب المفرد امام بخاری اور منہاج المسلم علامہ ابو بکر جزائری کی طرف مراجعت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ''مکتبہ طارق اکیڈمی'' کے سرپرست مولانا محمد خالد سیف حفظہ اللہ، منتظم اعلیٰ محترم محمد سرور طارق صاحب اور ان کے رفقاء کو عزت وشرف سے نوازے اور طارق اکیڈمی کو دن دگنی اور رات چوگنی شہرت وترقی عنایت فرمائے۔ جنہوں نے اس حسین گلدستہ کو بڑے اعلیٰ اور بلند معیار میں شائع کرنے کا حوصلہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام قارئین کو ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور ہمارے سب کے میزان عمل کے ثقل کا باعث بنائے۔

عبدالعزیز علوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم، امابعد!

دین محض نماز روزے کا نام نہیں۔ یہ سمجھنا غلطی ہے کہ جو زیادہ تسبیح پھیرتا ہے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے وہ زیادہ دیندار ہے۔ بعض لوگ اللہ کے حقوق کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی خیال رکھتے ہیں، لیکن ایسے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں، جنہیں یہ فہم حاصل ہو کہ آدابِ معاشرت (MANNERS) کو دین میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ آدھا دین تو تہذیب وشائستگی سے عبارت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمِیْ وَاَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ

"میرے رب نے علم عطا کیا اور بہت اچھا علم عطا کیا۔ میرے رب نے مجھے تہذیب سکھائی اور بہت اچھی تہذیب سکھائی۔" (الجامع الصغیر للسیوطی)

عزیزو! یہ بات یاد رکھیئے کہ محض کتابیں رٹنے سے آپ کرم کتابی تو بن سکتے ہیں لیکن آپ کی شخصیت ادھوری اور آپ کا دین بھی ادھورا رہ جاتا ہے۔ بقول مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ

"ادھوری سچائیاں ہمیشہ خطرناک ہوتی ہیں"۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں مدعی کے پاس دو گواہ تھے ایک کے بارے میں تو انہیں علم تھا کہ وہ قابلِ اعتماد ہے، لیکن دوسرے گواہ کی ثقاہت کا حال انہیں معلوم نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا: تم میں سے کوئی شخص گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص قابلِ اعتماد ہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ ثقہ آدمی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ قابل اعتماد ہے۔" آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَلْ جَاوَرْتَهُ اَمْ صَحِبْتَ مَعَهُ فِی السَّفَرِ الَّذِی یُسْفِرُ عَنِ الْحَقِیْقَةِ اَمْ عَقَدْتَّ مَعَهُ عَقْدًا۔

''کیا تو اس کے پڑوس میں رہا ہے یا اس کے ساتھ سفر کیا ہے جو انسان کی قلعی کھول دیتا ہے یا اس کے ساتھ کوئی کاروباری معاملہ کیا ہے؟''

اس نے کہا: ان میں سے تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَعَلَّكَ رَاَیْتَهُ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَالصَّلٰوةِ فَاَنْتَ لَاتَعْرِفُهُ۔ (ازالۃ الخفاء)

''شاید تم نے اسے نماز کے بعد مسجد سے باہر آتے دیکھا ہے۔ تم تو اسے نہیں جانتے ہو۔''

کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آدابِ معاشرت کی تمام تفصیلات شرح و بسط سے موجود ہیں۔

ان آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ اسلام نے آدابِ معاشرت کے خطوط اس اصول کی روشنی میں متعین کئے ہیں کہ کسی شخص کی کوئی حرکت دوسرے شخص کے لئے اذیت، رنجش، خفت، گرانی، انقباض، تکدر، خجالت، تشویش، توحش یا کسی اور ناگواری کا باعث نہ ہو۔

عزیزانِ گرامی قدر! یہ خیال نہ کیجئے کہ جیسے ایک خطیب تخیّل کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے مترادف لفظوں کی بھرمار کرتا ہے، میں نے متعدد ہم معنی لفظ اکٹھے کر دیئے ہیں۔ میں ان میں سے ہر ایک لفظ سے جدا مفہوم ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ تہذیب و شائستگی کی کیسی لطافتیں اور باریکیاں اسلام نے ہمیں سمجھائی ہیں۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست

یہی معنیٰ ہے امامِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ۔ (بخاری)

صحیح معنوں میں مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ ان ناگواریوں میں سے کسی ناگواری کا باعث ہوتے ہیں، تو مسلمان آپ سے محفوظ اور سلامت نہیں ہیں۔ انسان کے عقائد و عبادات میں خلل پڑے تو اس میں انسان کا ذاتی نقصان ہے، لیکن اگر آدابِ معاشرت میں کوتاہی ہو تو دوسروں کو ضرر پہنچتا ہے اور دوسروں کو ضرر پہنچانا اپنے آپ کو ضرر پہنچانے سے سنگین تر ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کہ سورۂ فرقان میں جہاں اللہ نے اپنے نیک بندوں کے اوصاف بیان کیے۔ حسنِ معاشرت کا ذکر ان کی تہجد گزاری اور شب زندہ داری کے ذکر سے مقدم رکھا۔

وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًاo وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًاo (الفرقان 64-63)

''اور رحمان کے بندے جو زمین پر تواضع سے چلتے ہیں اور جب بے سمجھ لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ سلامتی اور آشتی کی بات کہتے ہیں اور ان کی راتیں اپنے رب کے حضور بسر ہوتی ہیں کبھی سجدے کی حالت میں اور کبھی قیام کی حالت میں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدابِ بارگاہِ الٰہی عزوجل

بعض لوگ انبیاء علیہم السلام اور صلحاء رحمہم اللہ کا احترام تو ملحوظ رکھتے ہیں اور زبان سے کوئی ایسا لفظ نہیں نکالتے جس سے ان کی تعظیم میں کوئی فرق آئے یا جس سے اُن کی توہین کا کوئی پہلو نکلتا ہو، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں ان کی زبانیں آزاد ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ ہے کہ اللہ کو جو جی میں آئے کہہ لو۔ اللہ رب العزت کے مقام و مرتبہ اور بارگاہِ الٰہی کے آداب کو ملحوظ نہ رکھنا صریحاً گمراہی اور بڑی بدنصیبی ہے..........

آیئے! کتاب وسنت کی روشنی میں دیکھیں کہ آدابِ بارگاہِ الٰہی کے کیا سلیقے ہمیں سکھائے گئے ہیں۔

بندگی کا تقاضا ہے کہ ہر عیب اور نقص اپنے نفس کی طرف منسوب کریں۔ اپنے دامن کے داغوں کا ذمہ دار اپنے آپ کو ہی ٹھہرائیں اور تمام اچھائیاں اور بھلائیاں خداوند قدوس کی طرف منسوب کریں اور تمام محاسن اور رعنائیوں کا سرچشمہ اسی ذات کو جانیں۔ انبیاء علیہم السلام کو دیکھئے کہ بارگاہِ الٰہی میں کس قدر مؤدب تھے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں:

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ ○ وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ○۔ (الشعراء 78-80)

''وہ اللہ جس نے مجھے پیدا کیا وہی میرا ہادی ہے۔ وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔''

آپ نے غور کیا کہ اپنی تخلیق کو اللہ کی طرف منسوب کیا۔ اپنی ہدایت کو اسی کی طرف منسوب کیا۔ لیکن جب بیماری کا ذکر کیا تو یہ نہیں کہا کہ جب وہ بیمار کرتا ہے بلکہ فرمایا کہ جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ خلوت میں بھی برہنہ نہ رہو، تو اس کا باعث بھی اللہ کا ادب و تعظیم ہے۔ یہ سترِ عورہ بھی ادب ہے۔ یہ نماز سے پہلے وضو کرنا اور وضو کے دوران کلیاں کرنا بھی بارگاہِ الٰہی کا ادب ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

ہزار بار بھی اگر مشک و گلاب سے کلیاں کروں پھر بھی تیرا پاک نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں صرف سترِ عورہ کا نہیں بلکہ اخذ زینت کا حکم ہے۔

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ۔ (الاعراف 31)

مسجد یہاں ظرفِ زماں ہے تو آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ ہر نماز کے وقت اپنے آپ کو آراستہ کر لیا کرو۔

آہ! یہ کیسا المیہ ہے کہ ہم دنیوی کاروبار کے لئے تو بن سنور کر جائیں، کسی ایرے غیرے افسر سے ملنے تو سج دھج نکال کر جائیں اور اس رب السمٰوات والارض اور رزاق مطلق کی بارگاہ میں آئیں تو گندی بنیان اور غلیظ دھوتی باندھ کر چلے آئیں۔

مَالَکُمْ لَاتَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ۝ (نوح 13)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے اللہ کا وقار دل سے اٹھا دیا ہے۔

پھر یہ جو رسول اللہ ﷺ نے رکوع و سجود میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا تو اس کا باعث یہ ہے کہ رکوع و سجود تذلل کی حالت ہے اور تذلل کی حالت میں کلام الٰہی کا پڑھنا سوءِ ادب ہے اور یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں آسمان کی طرف مت دیکھو تو یہ بھی کمال ادب ہے کہ بندہ اپنے آقا کے سامنے سر جھکائے رکھے اور اوپر نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ

اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ لِکُلِّ وَقْتٍ اَدَبٌ وَّ لِکُلِّ مَقَامٍ اَدَبٌ وَّ لِکُلِّ حَالٍ اَدَبٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین سراسر ادب ہے۔ ہر وقت کا ادب ہے۔ ہر مقام اور ہر حال کا ادب ہے۔

بارگاہِ الٰہی کے ادب کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اپنی عبادت کو حقیر جانے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ علیہم جنہوں نے اپنی زندگیاں ذکر و عبادت میں کھپا دیں، سب کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں اور سب روح کی گہرائیوں سے کہہ رہے ہیں۔ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ تیری معرفت اور عبادت کا حق ہم سے ادا نہ ہو سکا۔ سیدِ ولدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا بیشتر حصہ اللہ کے حضور کھڑے رہتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر ورم آ جاتا۔ لیکن سرِ نیاز بارگاہِ الٰہی میں جھکا ہوا ہوتا۔ فرماتے تھے کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں نہ جائے گا۔ پھر فرمایا کہ میں بھی اپنے عمل سے جنت میں نہ جاؤں گا، جب تک اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ نہ لے۔ (مسلم و بخاری)

اسوۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ اپنی عبادت کو حقیر جانے اور جی کی گہرائیوں سے کہے کہ تیری عبادت کا حق مجھ سے ادا نہ ہو سکا۔ قربِ الٰہی کی تمام منزلیں باادب ہونے سے ہی طے ہوتی ہیں۔

از ادب زندیق صدیقے شود
بے ادب صدیق زندیقے شود

زندیق باادب ہو تو ایک دن ادب کی برکت سے مقامِ صدیقیت پر پہنچ جاتا ہے اور مقامِ صدیقیت پر فائز ہو کر کوئی بے ادب ہو جائے تو زندیقیت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

گر ادب در جملہ شے داری نگاہ
بیگماں گردی زخاصانِ اِلٰہ

اگر ہر بات میں ادب ملحوظ رکھو تو یقیناً خاصانِ الٰہ سے ہو جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدابِ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید کے تیس پاروں میں کسی ہستی کا ادب واحترام ملحوظ رکھنے کی اس قدر شدت اور شرح وبسط سے تلقین نہیں کی گئی جس قدر رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام ملحوظ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ خالقِ کائنات کا ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَاتَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ ○ (الحجرات 2)

''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت ہونے دو اور ان کے ساتھ بلند آواز سے بات مت کیا کرو، جیسا کہ تم آپس میں زور زور سے بولتے ہو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اس سوءِ ادب کی پاداش میں تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تمہیں خبر تک نہ ہو گی۔''

یعنی تمہاری نمازوں اور روزوں کو لے کر میں کیا کروں اور تمہاری عبادت اور ریاضت سے مجھے کیا حاصل، اگر میرے محبوب کی بارگاہ میں بات کرنے کا سلیقہ تمہیں نہیں ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی غیر حاضری کو محسوس کیا۔ ایک شخص نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خبر لا دیتا ہوں۔ وہ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا: کیا حال ہے؟ ثابت نے کہا:

شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ۔

''حال برا ہے۔ ثابت اپنی آواز نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کیا کرتا تھا۔ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل غارت ہو گئے اور وہ دوزخی ہو گیا۔"
وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بتایا کہ وہ یوں کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے جا کر کہو:

اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (بخاری)

"تم اہل دوزخ میں سے نہیں ہو، تم تو جنت جانے والوں میں سے ہو۔"

یعنی آیت کا وہ مطلب نہیں ہے جو سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ نے سمجھا۔ گستاخی سے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں شور کرنا سوءِ ادب ہے اور جو پیدائشی طور پر بلند آواز رکھتا ہو، وہ معذور ہے۔ (یعنی آواز کے بلند ہونے اور بلند کرنے میں فرق ہے)

پھر اس آیت کے ساتھ ہی اگلی آیت میں وضاحت کی کہ تقویٰ اور پرہیزگاری تو یہ ہے کہ میرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں تم شائستگی سے اور دھیمی آواز میں بات کرو۔

غور کیجئے کہ شریعتِ محمدیہ ﷺ میں جیسے توحید کا تصور آخری ارتقائی منازل سے گزرا اور ہر اعتبار سے بے داغ، صاف ستھرا اور جامع ہو گیا اور شرک کی تمام راہوں اور تمام وسائل اور ذرائع کو بند کر دینے کے لئے وہ تمام اقوال و اعمال جو شرک کی طرف لے جا سکتے تھے بھی ناجائز قرار دے دیئے گئے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور رسول اللہ ﷺ کا ادب بھی آخری ارتقائی منازل سے گزرا۔ بارگاہِ رسالت کے آداب بھی نکھرے، تہذیب و شائستگی اور احترام کی لطافتوں اور باریکیوں کو ملحوظ رکھنے کی تلقین کی گئی۔

اگر اللہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے حبیب ﷺ کو نام لے کر نہ پکارا جائے، تو اس کی یہ مشیّت عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ جب وہ خود خالق و مالک ہو کر انہیں نام لے کر خطاب نہیں کرتا، تو بندوں کو کیا حق حاصل ہے کہ انہیں نام لے کر پکاریں۔ اللہ نے قرآن مجید میں تمام انبیاء علیہم السلام کو ان کے ذاتی ناموں سے خطاب کیا۔

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ (البقرہ 35)

"اے آدم تو اور تیری بیوی بہشت میں رہو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَانُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا۔(ھود 48)

''اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر جا۔''

يَاإِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ج(ھود 76)

''اے ابراہیم! ان سے منہ موڑ لو۔''

يَامُوْسٰى إِنِّيْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ج(طٰہٰ 12)

''اے موسیٰ! میں ہوں تیرا پروردگار، تو اتار ڈال اپنی جوتیاں۔''

يَاعِيْسٰى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ۔(آل عمران 55)

''اے عیسیٰ علیہ السلام! میں دنیا میں تیرے رہنے کی مدت پوری کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔''

يَادَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ۔(ص 26)

''اے داؤد! ہم نے تجھے زمین پر اپنا نائب بنا دیا۔''

يَازَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لا(مریم 7)

''اے زکریا! ہم تجھے بشارت دیتے ہیں ایک لڑکے کی، جس کا نام یحییٰ ہے۔''

يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ط(مریم 12)

''اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے تھامو۔''

قرآن مجید کو بسم اللہ سے لے کر والناس تک پڑھ ڈالئے۔ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں بھی ذاتی نام سے خطاب نہیں کیا۔ کہیں یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کے خطابِ عزت سے نوازا۔ کہیں یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کی صدائے محبت سے پکارا اور کہیں یَاَیُّھَا النَّبِیُّ کی ندائے شفقت سے سرفراز ا۔

میں ان آیات کا ذکر کر رہا ہوں، جن میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کی تلقین کی گئی ہے اور جن میں ان کی تعظیم کے آداب سکھائے گئے ہیں۔ فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوْا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌO (الحجرات:1)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔''

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں:

اصل بات یہ ہے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی معرفت ہے، وہ اتنا ہی اس بارگاہ میں مؤدب ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تھی، اسی لئے بارگاہِ رسالت میں سب سے زیادہ مؤدّب تھے۔

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ بنو عمرو بن عوف میں مصالحت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو مؤذن نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر اقامت کہی اور انہوں نے امامت کرائی۔ نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور صف میں کھڑے ہوگئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کرنے کے لئے نمازیوں نے دستک دی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گوشۂ چشم سے دیکھا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشارے سے فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہو۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے یہ بات ممکن نہ پائی کہ وہ امامت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے ہونا پڑا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جب میں نے تمہیں خود حکم دیا تھا تو اپنی جگہ پر کھڑا رہنے سے تمہیں کس چیز نے باز رکھا؟'' عرض کیا:

مَا كَانَ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (صحیح بخاری)

''ابوقحافہ کے بیٹے کیلئے یہ زیبا نہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کھڑا ہو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ناشائستہ کلمہ منہ سے نکالا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے منہ پر طمانچہ کھینچ مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تو عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت میرے پاس تلوار نہ تھی، ورنہ ایسی گستاخی پر اُن کی گردن اڑا دیتا۔ اس پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ اَوْاَبْنَآءَ هُمْ اَوْاِخْوَانَهُمْ اَوْعَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (المجادلہ 22)

"آپ نہ پائیں گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور روزِ آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہوں، خواہ وہ ان کے آباء ہوں، ان کی اولاد، یا ان کے اپنے بھائی ہوں، یا ان کی اپنی برادری کے لوگ ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنے فیضان سے ان کی تائید کی اور انہیں ایسی بہشتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہیں۔ یہ اللہ کا لشکر ہے۔ خبردار! اللہ ہی کا لشکر فلاح پانے والا ہے"۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منبر پر کھڑے ہوئے تو جس سیڑھی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے، اس پر کھڑا ہونا سوءِ ادب خیال کیا اور اس سے نچلی سیڑھی پر کھڑے ہوئے۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس سیڑھی پر کھڑا ہونا بھی سوءِ ادب خیال کیا، جس پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے تھے اور وہ اس سے بھی نچلی سیڑھی پر کھڑے ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ادب:

صلح حدیبیہ کی جو شرائط کفار قریش اور مسلمانوں کے درمیان ٹھہریں، بظاہر اہانت آمیز تھیں۔ مثلاً یہ کہ اس سال مسلمان مکے میں داخل نہیں ہوں گے، عمرہ نہیں کریں گے اور قریش میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو اسے واپس کر دیا جائے گا جبکہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص قریش سے جا ملے تو وہ اسے واپس نہیں کریں گے۔

یہ شرائط بظاہر اہانت آمیز تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مضطرب ہو کر تحریر معاہدہ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں؟ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً ہیں'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم ان ذلت آمیز شرائط کو کیوں قبول کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں، میں اس کے حکم سے سرتابی نہیں کروں گا اور وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کرے گا۔''

گو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات از راہ تحیّر کہی تھی اور اس میں سوءِ ادب کا کوئی شائبہ نہ تھا، مگر لب ولہجہ اس ادب و تعظیم سے ہٹ گیا تھا جس کے وہ عادی تھے۔ زندگی بھر ڈرتے رہے کہ کہیں بارگاہِ رسالت میں سوءِ ادب نہ ہو گیا ہو۔ اس کی تلافی کیلئے صدقہ و خیرات کرتے رہے اور نوافل پڑھتے رہے۔ خود فرمایا کرتے تھے: **عَمِلْتُ لَهَا اَعْمَالًا**...... میں نے اس کی تلافی کیلئے کئی نیکیاں کیں۔ (مسلم)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ادب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قریش کی طرف صلح حدیبیہ میں سفارت کے لئے بھیجا تو قریش نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کرنے کی اجازت دی، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے طواف کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰى يَطُوْفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک امامِ کائنات ﷺ طواف نہ کریں، میرے لئے زیبا نہیں کہ میں طواف کروں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ادب:

صحیح مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامۂ حدیبیہ لکھا تو اس میں یہ عبارت بھی تھی: ھٰذَا مَا کَتَبَ عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مشرکوں نے کہا کہ لفظ رسول اللہ نہ لکھو، اگر رسالت کے ہم قائل ہوتے تو جھگڑا کس بات کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس لفظ کو مٹا دو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

مَا کَانَ لِیْ اَنْ اَمْحُوَ ھٰذَا۔

مجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ میں اس لفظ کو مٹاؤں پھر رسول اللہ ﷺ نے خود اس لفظ کو مٹا دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب:

عروہ بن مسعود کو جب قریش نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تو اس نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی کس قدر تعظیم کرتے ہیں۔ اس نے جو منظر دیکھا ان الفاظ میں بیان کیا:

اِنَّہٗ لَایَتَوَضَّأُ اِلَّا ابْتَدَرُوْا وَضُوْءَہٗ وَلَایَبْصُقُ بُصَاقًا اِلَّا تَلَقَّوْہُ بِاَکُفِّھِمْ وَلَا تَسْقُطُ مِنْہُ شَعْرَۃٌ اِلَّا ابْتَدَرُوْھَا وَ اِذَا اَمَرَھُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَہٗ وَ اِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَہٗ وَمَا یَحُدُّوْنَ النَّظَرَ اِلَیْہِ تَعْظِیْماً لَّہٗ۔ (بخاری)

"رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے، صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے وضو کے پانی کی طرف لپکتے (اسے بدن پر ملتے تھے)، ان کا لعاب دہن صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پر گرتا تھا اور ان کا ہر موئے مبارک جو گرتا، صحابہ اس کی طرف لپکتے اور جب وہ انہیں حکم دیتے، فوراً حکم بجالاتے۔ جب وہ بات کرتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو پست کرلیا کرتے تھے، ادباً اور احتراماً انہیں تیز نظروں سے نہ دیکھتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قریش سے جا کر کہا: ''اے قریش کے لوگو! میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے بھی دربار دیکھے ہیں۔ اللہ کی قسم کسی بادشاہ کی بھی ایسی تعظیم بجا نہیں لائی جاتی جیسی صحابہ رضی اللہ عنہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بجالاتے ہیں۔''

ایک حدیث میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز ان الفاظ میں بیان ہوا

إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاءَهُ كَأَنَّمَا عَلَىٰ رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ۔

''جب رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم گویا ہوتے تھے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم سر جھکائے ہوئے بیٹھتے تھے اور حرکت نہ کرتے تھے۔''

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

امام مدینہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے یا ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا تو ان کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سراپا تعظیم ہو جاتے۔ یہاں تک کہ ان کے بعض ہم نشینوں کو ان کی یہ غایت درجہ کی تعظیم گراں گزرتی۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آنے پر یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیا ہو جاتا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَمَا أَنْكَرْتُمْ عَلَيَّ۔

''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان اور عظمت تم دیکھتے جو میں دیکھ رہا ہوں تو تمہیں میری اس حد درجہ تعظیم و تکریم پر حیرانی نہ ہوتی۔''

حدیث شریف کا درس دینے سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ غسل فرماتے۔ نہایت عمدہ لباس پہنتے، خوشبو لگاتے اور نہایت خشوع و خضوع سے حدیث بیان فرماتے۔ جب تک آپ رحمۃ اللہ علیہ درس دیتے رہتے، آپ کی مجلس میں خوشبو برابر سلگتی رہتی۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک دن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حدیث شریف کا درس دے رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھو نے کئی بار کاٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا، لیکن آپ پورے صبر اور ضبط کے ساتھ حدیث بیان کرتے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ درس ختم کر چکے اور لوگ چلے گئے تو میں نے پوچھا کہ آج درس دیتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ کیا کیفیت طاری ہوئی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: مجھے بچھو نے کئی بار کاٹا، لیکن میں حدیث کی عظمت و اکرام کے باعث ضبط کیے ہوئے بیٹھا رہا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''جذب القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ میں اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہوتے تھے۔ فرماتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو گھوڑے کے سموں سے پامال کروں، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں نے لمس کیا ہے۔

امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ادب:

امامِ اہلِ سنت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کی حدود شروع ہوتیں تو جوتا اتار لیتے تھے اپنے وقت کے امام اعظم، عظیم محدث اور فقیہہ ننگے پاؤں مدینے کی سرزمین پر چلتے تھے کہ مبادا جس جگہ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھے ہوں، وہاں وہ اپنی جوتیاں رکھ دیں۔

ادب کی یہ کیفیتیں حاصل نہیں ہو سکتیں، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی معرفت نہ ہو۔ جب تک یہ معرفت حاصل نہ ہو کہ وہ تاریخ انسانیت کے مرکز و محور ہیں اور ازل سے لے کر آج تک جتنی مخلوق پیدا ہوئی ہے، ارض و سما میں اور مابین السموت والارض اور آج سے لے کر ابد تک جتنی مخلوق پیدا ہونے والی ہے، کوئی نہیں جو ان کی گرد پا کو چھو سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا ادب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکا دینا ہے اور چوں و چرا کیے بغیر اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ہر وہ شخص جو ان کے نام پر لرزتا اور آنسو بہاتا ہے۔ مگر ان کے اتباع اور ان کی اطاعت سے گریزاں ہے، حقیقی ادب سے محروم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت جب بھی آتا ہے، ہم اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتیاں سلگاتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے ہیں، روشنیوں سے ہر شہر کو بقعہ نور بنا دیتے ہیں۔ مگر ان کے ہر حکم کو ہم نے ٹھکرا دیا۔ افسوس ہم یا محمد، یا محمد کا شور مچا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے عقیدت کا حق ادا کر دیا، مگر میں اپنے اس سامع کو کیا کروں جو قرآن کی یہ آواز پیہم سن رہا ہے۔ مگر عمل کرنے کو تیار نہیں۔

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ○ (المائدہ:47)

''جو لوگ آئین محمدی کو نافذ نہیں کرتے، یہی لوگ فاسق، یہی لوگ میری اطاعت سے باہر ہو گئے ہیں۔ یہی لوگ مجھ سے سرکش ہیں۔''

آج بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہوئے، حدیث شریف پڑھتے ہوئے، مسجد نبوی میں حاضر ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کو ویسا ہی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ جیسا ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ائمۂ عظام اور اسلاف سے ملتا ہے۔

ولایت کی دلیل فقط ایک ہے اور وہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی۔ جو جتنا ان کے قریب ہوا، وہ اتنا بڑا ولی ہوا۔ جو جتنا ان کی ذات اور ان کی سنت میں فنا ہوا وہ اتنا ہی مقربِ بارگاہِ الٰہی ہوا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آلِ عمران:31)

''آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور اس کی ولایت کا دم بھرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں مقامِ محبوبیت پر سرفراز کرے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور کرم کرنے والا ہے۔''

تم محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جس قدر روپ دھارو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کو تم پر پیار آئے گا۔ اس بات کو پلے باندھ لو کہ ولایت و قربِ الٰہی کے تمام درجات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنَ النَّبِيّنَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا ○ (النساء:69)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی نوازشیں ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہیں انبیاء علیہم السلام کی معیت نصیب ہوتی ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہیں صدیقیت اور شہادت کے مقاموں سے نوازا جاتا ہے اور صلحاء و اولیاء کے سب درجات و مراتب کا انحصار اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ہی ہے۔"

موحد ہو کر مؤدب ہونا بڑی بات ہے۔ موحد ہونے کے یہ معنی نہیں کہ انسان بے مہار ہو جائے۔ اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے، اپنے محسنوں کا گریباں پھاڑے اور یہ سمجھے کہ میں غیر اللہ کی نفی کر رہا ہوں۔ اسی طرح بزرگوں کے ادب کے یہ معنی نہیں کہ انہیں اٹھا کر الٰہ بنا دیا جائے۔

کچھ لوگوں کو توحید کا مفہوم تو کچھ سمجھ میں آیا، مگر انہیں اہل اللہ کی معرفت حاصل نہ ہوئی اور ان کا ادب و احترام ملحوظ نہ رکھا۔ کچھ لوگوں کو ادب کی توفیق ہوئی مگر ان کی توحید میں خلل واقع ہوا۔ یہ دونوں بیماریاں بہت پرانی ہیں۔ مذاہب عالم کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ جب بھی کسی مذہب کے پیروکار راہِ راست سے منحرف ہوئے، یہی دو بیماریاں ان کی تباہی کا باعث ہو گئیں۔ عیسائیوں کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

"انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے عالموں اور راہبوں کو "رب" بنایا تھا اور مسیح ابن مریم کی الوہیت کے قائل ہو گئے تھے۔" (التوبہ 31)

یہودیوں کو ایک اور بیماری بھی تھی۔ اپنے محسنوں کا گریبان پھاڑتے تھے۔ جن سے فیض حاصل کرتے تھے، ان ہی کے ساتھ بدتمیزی اور بدلحاظی سے پیش آتے تھے، بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی تھی۔

"انبیاء کو ناحق قتل بھی کر ڈالتے تھے۔" (البقرہ 61)

پھر ایک بار بات کو دہراتا ہوں کہ موحد ہو کر مؤدّب ہونا اور مؤدّب ہوتے ہوئے موحد ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے آداب

فرمان ربانی ہے!

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (الواقعہ 79-75)

”پس میں قسم کھاتا ہوں تاروں کی منزلوں کی، اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ یہ قرآن مجید ہے۔ یہ مجد و شرف والا قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے، اسے پاکیزہ نفوس کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔“

پس قرآن مجید کے ادب کا تقاضہ ہے کہ اسے میل کچیل سے پاک وصاف اور اونچی جگہ پر رکھا جائے، قرآن مجید کو زمین پر نہ رکھا جائے، نہ پاؤں کے برابر رکھنا چاہیے۔ نہ قرآن مجید کی طرف پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ نہ قرآن مجید پر کوئی دوسری کتاب یا چیز رکھنی چاہیے۔ نہ قرآن مجید سے اونچا بیٹھنا چاہیے۔ یہ سب سوء ادب کی باتیں ہیں۔

مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”اَلدُّعَاءُ الْمَقْبُوْلُ الْمَاْثُوْرُ عَنِ الْقُرْاٰنِ وَ اَحَادِيْثِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم“ میں لکھتے ہیں:

قرآن مجید کی ظاہری تعظیم بھی کرنی چاہیے۔ اس سے بہت ثواب ملتا ہے۔ زمین پر قرآن مجید کے گرے ہوئے اوراق کا اٹھانے والا اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے لکھے ہوئے کاغذوں کو اٹھانے والا علیین میں بلند مرتبہ پائے گا۔

طبرانی کی معجم صغیر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

مَا مِنْ كِتَابٍ يُلْقٰى بِمَضِيَّةٍ مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہِ مَلَائِکَتَہٗ یَحُفُّوْنَہٗ بِاَجْنِحَتِھِمْ وَ یُقَدِّسُوْنَہٗ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ وَلِیًّا مِّنْ اَوْلِیَائِہٖ فَیَرْفَعُہٗ مِنَ الْاَرْضِ وَمَنْ رَفَعَ کِتَابًا مِنَ الْاَرْضِ فِیْہِ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَفَعَ اللّٰہُ اسْمَہٗ وَ خَفَّفَ عَنْ وَالِدَیْہِ الْعَذَابَ وَ اِنْ کَانَا کَافِرِیْنِ

زمین پر جب کوئی کتاب گر پڑتی ہے تو اسے اٹھانے کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیج دیتا ہے۔ وہ فرشتے اپنے پروں سے اسے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں میں سے کسی ولی کو بھیج دیتا ہے تو وہ اسے زمین سے اٹھالیتا ہے اور جو زمین سے کسی ایسی تحریر کو اٹھائے جس میں اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے نام کو بلند کرتا ہے اور اس کے ماں باپ کے عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے، اگرچہ وہ کافر ہوں۔

اسلاف کی تعظیم کتاب الٰہی کی بے شمار مثالیں ہیں صرف ایک ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ المقامات میں لکھتے ہیں:

ایک روز میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت معارف تحریر فرما رہے تھے۔ پیشاب کے تقاضے کے غلبے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت تیزی سے پیشاب خانہ کی طرف گئے مگر فوراً واپس آ گئے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اتنی جلدی واپس کیوں کر آ گئے۔ باہر آتے ہی آپ نے پانی منگوایا اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن دھویا اور پھر پیشاب خانے میں چلے گئے۔ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں پیشاب خانے گیا ہی تھا کہ میری نظر ناخن کی پشت پر پڑی تو وہ سیاہی کا نقطہ نظر آیا جو قلم کی درستگی جانچنے کے لئے انگوٹھے پر میں نے لگایا تھا، وہ نقطہ بھی حروف قرآنی کی کتابت کے اسباب میں سے تھا۔ اس نقطۂ سیاہی کی وجہ سے مجھے پیشاب خانے میں بیٹھنا ادب کے منافی معلوم ہوا۔ اگرچہ پیشاب کا تقاضا شدت کا تھا اور اس کی وجہ سے تکلیف میں تھا لیکن ترک ادب کی تکلیف اس سے بھی زیادہ سخت تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایسی ہی تعظیم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آداب تلاوت.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھئے۔ (المزمل 4)

یعنی الفاظ کی ادائیگی درست ہو۔ تمام حروف صحیح مخارج سے ادا کرو۔ ہر ہر لفظ زبان سے صاف ادا کرو۔ ایک ایک آیت پر ٹھہرو، اس کے مفہوم و مدعا کو سمجھو، اس کے مطالب و معانی پر غور کرو۔ اس کے انوار کو محسوس کرو۔ جن آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفات جمالیہ کا ذکر ہے، اس کی محبت سے سرشار ہو کر پڑھو، جن آیات میں اس کی صفات جلالیہ کا ذکر ہے انہیں پڑھتے ہوئے اس کی ہیبت اور خوف دل پر طاری کرو۔ اس کی نوازشوں اور رحمتوں کا ذکر آئے تو ان کے حصول کیلئے دعا کرو اور جہنم کی ہولناکیوں کا ذکر آئے تو اللہ کی پناہ مانگو۔

سیدنا یعلیٰ بن مالک رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا حال پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے اور ہر آیت پر ٹھہر جاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ پڑھ کر رک جاتے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر پھر ٹھہر جاتے پھر مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی)

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں تہجد کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ قرآن مجید پڑھتے ہوئے جہاں تسبیح کا موقع آتا وہاں تسبیح فرماتے۔ جہاں دعا کا موقع آتا وہاں دعا مانگتے، جہاں اللہ کی پناہ مانگنے کا موقع آتا وہاں پناہ مانگتے۔ (مسلم، نسائی)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات تہجد کی نماز میں جب نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (المائدہ 118)

''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو غالب و دانا ہے۔''

تو اسی کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

قرآن مجید کو یوں تیزی سے فراٹے بھرتے ہوئے پڑھنا کہ پڑھنے والا آیت کے کئی الفاظ کھا جائے، ادب کے منافی ہے۔ اسی طرح جہاں تک قرآن مجید کی آواز پہنچ رہی ہو خاموشی سے اس کو سننے کا حکم ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ (سورۃ الاعراف 204)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔''

شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ موضح القرآن میں لکھتے ہیں:

''جب کوئی قرآن پڑھے اوروں پر واجب ہے کہ باتیں نہ کریں، دھیان سے سنیں، شاید دل میں ہدایت پڑے، لیکن اگر پڑھنے والا باتوں کی مجلس میں پڑھنے لگے پکار کر تو اس کی خطا ہے۔''

اس آیت پر مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا حاشیہ ملاحظہ فرمایئے:

''جب قرآن ایسی دولت بے بہا اور علم و ہدایت کی کان ہے تو اس کی قرأت کا حق سامعین پر یہ ہے کہ پوری فکر و توجہ سے ادھر کان لگائیں۔ اس کی ہدایات کو سمع قبول سے سنیں اور ہر قسم کی بات چیت شور و شغب اور ذکر و فکر چھوڑ کر ادب کے ساتھ خاموش رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی کے مستحق ہوں۔ اگر کافر اس طرح قرآن سنے تو کیا بعید ہے کہ اللہ کی رحمت سے مشرف بہ ایمان ہو جائے اور پہلے سے مسلمان ہے تو ولی بن جائے یا کم از کم اس فعل کے اجر و ثواب سے نوازا جائے۔'' (تفسیر عثمانی، صفحہ: ۲۳٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آداب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں پر انوار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم براہ راست پڑے۔ یہ وہ سعادت ہے کہ تمام سعادتیں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ آفتاب رسالت کی کرنیں براہ راست صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں پر پڑیں۔ یہ وہ شرف ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گروہ اس شرف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سہیم وشریک نہیں۔

صحیحین اور تمام کتب احادیث میں سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ ذَكَرَ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً (بخاری، مسلم)

''سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے عہد کو پایا، پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ متصل لوگوں کا دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔''

حدیث کے الفاظ پر غور کیجیے یہ نہیں فرمایا: خَيْرُ النَّاسِ هٰذَا الْقَرْنُ یعنی سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اس دور میں ہیں۔ بلکہ یوں فرمایا: خیر الناس قرنی۔ یعنی سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے عہد کو پایا۔ یعنی اس دور کی تمام سعادتیں اور فضیلتیں جو میرے وجود کی برکت سے ہیں، جنہوں نے حاصل کیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین اگر امت میں سب سے افضل ٹھہرے تو محض اس لئے کہ انہیں فیض یافتگانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور تبع تابعین کو اگر فضیلت حاصل ہوئی تو محض اس لئے کہ انہیں شاگردانِ فیض یافتگانِ رسول کی صحبت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّ اَحَدَ کُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِ هِمْ وَلَا نِصْفَهٗ (صحیحین، ابوداؤد، ترمذی)

''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو۔ اگر تم میں سے یعنی صحابہ کے علاوہ میری امت میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک سیر بلکہ آدھ سیر کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔''

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ رسول رحمت رضی اللہ عنہم کی زیارت اور صحبت ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جس کی برکت سے عمل کا ذرہ پہاڑ کے برابر وزن رکھتا ہے۔

اسی حدیث کی روشنی میں سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَاللّٰهِ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَعَ النَّبِیِّ تَغَبَّرَ فِیْهِ وَجْهُهٗ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِ کُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمَرَ نُوْحٍ (ابوداؤد، ترمذی، جمع الفوائد)

''اللہ کی قسم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں شریک ہونا جس میں اس کا چہرہ گرد آلود ہوگیا ہو تمہاری مدت العمر کی عبادات واعمال سے بہتر ہے، اگرچہ عمر نوح تمہیں عطا کی جائے۔''

پس صحابہ رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لئے چنا تھا، اور جن کے بارے میں اللہ کی یہ مشیت ہوئی کہ وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض حاصل کریں، سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کا روحانی تزکیہ کریں، کتاب وحکمت کی انہیں تعلیم دیں۔ ان کی شان میں گستاخی سراسر موجب حرماں ہے اور ان کے بارے میں جی میں بغض رکھنا سراسر باعثِ خسران ہے۔

اسی لئے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ.................. میرے صحابہ برا بھلا نہ کہو۔

''سب'' کا ترجمہ اردو میں عام طور پر گالی دینا کیا جاتا ہے۔ یہ اس لفظ کا صحیح ترجمہ نہیں ہے۔ گالی کا لفظ اردو زبان میں فحش کلام کے لئے آتا ہے۔

لفظ ''سب'' عربی زبان میں اس سے زیادہ عام مفہوم میں بولا جاتا ہے۔ ہر اس کلام کو عربی میں ''سب'' کہتے ہیں، جس سے کسی کی تنقیص ہوتی ہے۔ عربی میں گالی کے لئے لفظ شتم آتا ہے۔ پس حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ کسی صحابی کے بارے میں کوئی لفظ نہ کہو جس سے ان کی تنقیص یا تحقیر کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔

ان نفوس قدسیہ کے واجب التعظیم ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے جن کے مجد وشرف کا یہ عالم ہو کہ اللہ خود ان کے بارے میں کہے کہ میں ان سے راضی ہوا اور وہ مجھ سے راضی ہیں۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں واضح طور پر اعلان فرمادیا:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ (المجادلہ:22)

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہی ہے اللہ کی جماعت۔

اسی طرح صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے والوں کیلئے رضائے الٰہی کا وعدہ کیا گیا۔ بلکہ اس بیعت کا نام ہی بیعت رضوان رکھا گیا، اور حدیث میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

''درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔''

بیعت رضوان میں تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم شریک تھے اور ان سب کے بارے میں واضح طور پر اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوا اور انہیں اللہ کی رضا حاصل ہوئی۔ دوزخ کی آگ ان پر حرام ٹھہرائی گئی۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰہ اَللّٰہ فِیْ اَصْحَابِی لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَ مَنْ آذَاھُمْ فَقَدْ آذَانِیْ وَ مَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰہَ وَمَنْ آذَی اللّٰہَ فَیُوْ شَكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ۔ (جامع ترمذی)

''اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا ہدف نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی، میری محبت کی بناء پر ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، گویا کہ اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی، اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں گرفتار کرے''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ اصطخری کی روایت سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا:

لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّذْکُرَ شَیْئًا مِنْ مَسَاوِیْھِمْ وَلَا اَنْ یَّطْعَنَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْھُمْ بِعَیْبٍ وَّلَا نَقْصٍ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ وَ جَبَ تَاْدِیْبُہٗ (الصارم المسلول)

''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ ان کی برائیوں میں سے کوئی بات بیان کرے اور ان پر کسی عیب یا نقص کا الزام لگائے، جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے خلاف تادیبی کارروائی واجب ہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ العقیدہ الواسطیہ میں یوں رقمطراز ہیں:

وَمِنْ اُصُوْلِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ سَلَامَۃُ قُلُوْبِھِمْ وَ اَلْسِنَتِھِمْ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (صفحہ 53)

''اہل سنت کے اصول عقائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے دلوں اور زبانوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے معاملے میں صاف رکھتے ہیں۔''

پس مختصر یہ کہ صحابۂ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام ملحوظ رکھنا واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① اس لئے کہ آفتابِ نبوت کی شعاعیں براہ راست ان کے سینوں پر پڑی تھیں اور اس سعادتِ عظمیٰ میں کوئی طبقۂ اُمت ان کا سہیم وشریک نہیں۔

② صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر اپنا مال، اپنا گھر بار اپنی جانیں، اپنی اولاد، سب کچھ نچھاور کردیا۔

③ رسول اللہ ﷺ اور امت کے درمیان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی وہ واسطہ اور ربط ہیں جن کے ذریعے تمام اطرافِ عالم میں کتاب وسنت کی تمام تعلیمات کا ابلاغ ہوا۔ اگر ان کی ثقاہت بے داغ نہ ہوتی تو دین کی حفاظت کا کوئی امکان نہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد کے آداب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ بُیُوْتَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْاَرْضِ مَسَاجِدُ ھَا ۔

''زمین پر مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔'' (طبرانی)

پس جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کے گھر میں جاتا ہے اور اگر آداب کوملحوظ رکھتے ہوئے جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے نوازتے ہیں۔

مسجدیں اللہ کے گھر ہیں کا یہ مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ، مسجد کی چار دیواری میں یوں بیٹھا ہے جیسے ہم اپنے مکان میں بیٹھے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخصوص تجلیاں مساجد پر پڑتی ہیں اور ان میں جانے والے اپنی استعداد کے مطابق ان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب جنت کے باغات پر تمہارا گزر ہو تو خوب لطف اندوز ہوا کرو۔''

عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا:''مساجد جنت کے باغات ہیں۔'' پھر عرض کیا گیا:''یارسول اللہ ﷺ! لطف اندوز ہونے سے آپ کی کیا مراد ہے۔'' فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُ ھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا

''اللہ کو سب جگہوں سے زیادہ عزیز مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ بازار ہیں۔'' (مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیق جن وانس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور مسجدیں اس کی عبادت کا محل ہیں، اس لئے اسے عزیز ہیں اور بازار غفلت اور معصیت کا مقام ہے۔ جھوٹ، دھاندلی اور جھگڑے کی جگہ ہے، اس لئے اللہ کو ناپسند ہیں۔

مسجدوں کو پاک صاف رکھیئے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مسجدوں کو صاف رکھا جائے اور انہیں خوشبو لگائی جائے۔" (ابو داؤد، ترمذی)

سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مسجدوں میں چھڑکاؤ کیا جاتا تھا اور جھاڑو دیا جاتا تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ قلمی)

سیدنا یعقوب بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَتَّبِعُ غُبَارَ الْمَسْجِدِ بِجَرِیْدَةٍ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

"رسول اللہ ﷺ مسجد کے غبار کو کھجور کی ٹہنی سے صاف کیا کرتے تھے۔"

سیدنا مطلب بن عبداللہ بن خطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک روز گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد قباء میں تشریف لے گئے۔ اس میں نماز پڑھی۔ پھر فرمایا: "اے یرقا! (کسی شخص کا نام ہے) مجھے ایک کھجور کی ٹہنی لادو۔" پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے سے اپنی کمر باندھی اور تمام مسجد میں جھاڑو دیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقُذَاةُ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ (ابو داؤد)

"میری امت کے اعمال کے ثواب میرے سامنے پیش کئے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے کسی آدمی نے مسجد سے نکال دیا ہو۔"

ایک عورت عہد نبوی ﷺ میں مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، اس کا انتقال رات کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس خیال سے کہ رسول اللہ ﷺ کو اندھیرے میں جانے کی زحمت ہوگی، خود ہی نماز جنازہ پڑھ کر اسے دفن کردیا۔ صبح کے وقت جب آپ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو فرمایا:

اِذَا مَاتَ لَکُمْ مَیِّتٌ فَاٰذِنُوْنِیْ رَاَیْتُھَا فِی الْجَنَّةِ لِمَا کَانَتْ تَلْقُطُ مِنَ الْقَذَاءِ فِی الْمَسْجِدِ (معجم کبیر للطبرانی)

''جب تمہارے ہاں کوئی فوت ہوجائے تو مجھے خبر دیا کرو۔ میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے، اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھایا کرتی تھی۔''

پس مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہئیے اور ہوسکے تو اس میں خوشبو بھی سلگانی چاہئیے، نبی رحمت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مسجدوں میں خوشبو سلگائی جاتی تھی۔

مسجد میں تھوکنا:

مسلم شریف میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ............ ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔''

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی اور قبلے کی طرف تھوکا، رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے، جب نماز سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے مقتدیوں سے کہا کہ آئندہ یہ امام تمہیں نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد اس شخص نے نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے روک دیا اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس شخص نے امام کائنات ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

نَعَمْ اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (ابوداؤد)

''ہاں تم نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔''

بدبودار چیزیں کھا کر مسجد نہ جائیے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَکَلَ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ وَالْکُرَاثَ فَلَا یَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ بَنُوْ آدَمَ (بخاری، مسلم)

''جولہسن، پیاز یا گندنا، (ایک بدبودار ترکاری) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان باتوں سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔''

حدیث شریف میں قربِ قیامت کی یہ علامت بھی بیان کی گئی ہے:

مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ۔

''مسجدیں دیکھنے میں تو آباد ہوں گی، مگر حقیقتاً ویران ہوں گی۔''

یعنی مسجدوں کی عمارتیں تو عالی شان ہوں گی۔ درودیوار منقش ہوں گے۔ ظاہری رونق بھی ہوگی، مگر ریاکاری اور نام ونمود کی وجہ سے، للّٰہیت اور خلوص کی کمی کی وجہ سے ویران ہونگی۔

پس مسجد میں جاتے ہوئے اللہ کی ہیبت اور ادب دل پر طاری ہونا چاہیئے کہ یہ اللہ کے دربار کی حاضری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز میں شامل ہونے کے لئے بھاگتے ہوئے مسجد کی طرف جانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَ اْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

''اگر نماز کھڑی ہوجائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ، سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ جتنی رکعتیں مل جائیں باجماعت پڑھ لو اور جو رکعتیں رہ جائیں وہ خود پوری کرلو۔'' (ابوداؤد)

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہ کیجئے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سنے کہ مسجد میں کوئی اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کررہا ہے تو وہ کہہ دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

''اللہ کرے کہ تجھے یہ چیز واپس نہ ملے۔اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے تو نہیں بنائی گئی ہیں۔'' (مسلم)

مسجد میں خرید وفروخت ناجائز ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا رَاَيْتُمْ مَّنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَهٗ لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ (نسائی، ترمذی)

''جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں بیچ رہا ہے یا خرید رہا ہے، تو اس سے کہو! اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ کرے۔''

مسجد میں اشعار پڑھنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسجد میں خرید وفروخت نہ کی جائے، اشعار نہ پڑھے جائیں، گمشدہ چیز کا اعلان نہ کیا جائے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر نہ بیٹھا جائے۔'' (بخاری، مسلم)

مسجد میں ان اشعار کا پڑھنا ممنوع ہے جن میں فحاشی ہو یا کسی مسلمان کی ہجو ہو یا کسی ظالم کی مدح وستائش ہو یا کوئی ایسی بات ہو جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شعر بھی نثر کی طرح ہے۔ اگر اس میں اچھے مطالب بیان کئے جائیں تو وہ اچھا ہے اور اگر اس میں برے مطالب بیان کئے جائیں تو وہ برا ہے۔'' (طبرانی، بیہقی)

اگر اشعار میں حمد الٰہی یا نعت پیغمبر ﷺ ہے یا پند وموعظت ہے، تو ان کو مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ نماز پڑھنے، ذکر کرنے اور تلاوت کرنے والوں کو اس سے تشویش نہ ہو۔

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَجِبْ عَنِّی اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔(متفق علیه)

''کفار کو میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ روح القدس (جبریل علیہ السلام) سے اس کی مدد فرما۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ منبر پر کھڑے ہو کر کفار کی ہجو کہا کرتے تھے۔ (نیل الاوطار، ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً ۔ (بخاری، ابو داؤد)

''بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔''

مسجد میں دنیاداری کی باتیں نہ کیجئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک وقت آئے گا لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے، ان کے پاس مت بیٹھو، اللہ کو ان کی کوئی حاجت نہیں۔'' (بیھقی، ابن حبان)

غور کیجئے کہ مسجد کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خَیْرُ الْبُقَاعِ (بہترین جگہ) فرمایا اور بازار کو شَرُّ الْبُقَاعِ (بدترین جگہ) فرمایا، تو مسجد اور بازار میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔

مابہ الامتیاز یہ ہے کہ مسجد میں اللہ کا ذکر ہے اور بازار میں دنیا کا ذکر ہے۔ پس جو مسجد میں دنیاداری کی باتیں کرتا ہے وہ مسجد کو شَرُّ الْبُقَاعِ بنانا چاہتا ہے۔

ہاں البتہ عیادت، خبر گیری اور مزاج پرسی میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ سب حقوق شریعت کے بتائے ہوئے ہیں۔

مسجد میں آواز بلند نہ کیجئے:

مسجد میں آواز بلند کرنا جس سے نمازیوں کو تشویش ہو، ناجائز ہے۔ اگر لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو اونچی آواز سے قرآن مجید کی تلاوت بھی ناجائز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ،لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نمازی اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے۔اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح سرگوشیاں کرتا ہے۔قرآن پڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے آواز بلند مت کیا کرو۔'' (احمد)

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ لوگ بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور فرمایا:

اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهٗ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ۔(ابوداؤد،نسائی)

''دیکھو تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے۔پس تم ایک دوسرے کو ایذا نہ دو اور قرآن پڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے آواز بلند نہ کیا کرو۔''

مسجد جاتے ہوئے دل پر ہیبت اور ادب طاری کرے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (البقرہ:114)

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام اور اس کی عبادت کرنے سے روکے،ان کو ویران کرنے کے درپے ہو۔ان کو تو بے ہیبت ہو کر مسجد میں قدم بھی نہ رکھنا چاہیئے تھا،ان کیلئے زیبا یہی تھا کہ اللہ سے ڈرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوتے۔ان کیلئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں تو بڑا عذاب ہوگا۔''

اس آیت کا شانِ نزول چاہے کچھ ہو،اس آیت کے الفاظ میں عمومیت ہے، یہ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام قاعدہ اور ضابطہ بیان فرما دیا۔ اس آیت میں بیت المقدس یا بیت اللہ کا نام نہیں لیا، بلکہ مساجد اللہ کہا تا کہ تمام مسجدوں پر اس حکم کا اطلاق ہو جائے۔ پس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ جو شخص کسی مسجد میں لوگوں کو اللہ کا ذکر کرنے سے روکے یا کوئی ایسا کام کرے جس سے مسجد ویران ہو جائے تو وہ بہت بڑا ظالم ہے۔

اللہ کی مسجدوں کی حرمت کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص ان میں داخل ہو اس پر اللہ کی عظمت و ہیبت طاری ہو اور خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہو۔ یہ بادشاہوں کے بادشاہ، رب السمٰوات والارض کے دربار کی حاضری ہے۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہوئی کہ آداب ملحوظ رکھنے کے اعتبار سے دنیا کی ساری مسجدیں برابر ہیں۔ جیسے بیت المقدس، مسجد حرام یا مسجد نبوی ﷺ کی بے حرمتی ظلم عظیم ہے۔ اسی طرح دنیا کی کسی بھی مسجد کی بے حرمتی ظلم ہی ہے۔

اس آیت سے دوسری بات یہ واضح ہوئی کہ آداب مسجد میں ذکر اور نماز سے روکنے کی جتنی بھی صورتیں ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔ ہر اس شخص پر اس آیت کا اطلاق ہوتا ہے جو کسی مسجد میں شور و شغب کر کے لوگوں کی عبادت میں خلل ڈالتا ہے۔

اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ مسجد کو ویران اور برباد کرنا بڑے ظلم کی بات ہے اور اس کی سب صورتیں حرام ہیں...... تخریب ظاہری ہو یا معنوی، مساجد کی بے حرمتی کرنا اور ان کو منہدم کرنا ظاہری تخریب ہے اور مساجد میں اللہ کے ذکر کے بجائے دنیا کی باتیں کرنا یا شور و شغب کرنا یا ایسے اسباب پیدا کرنا کہ نمازی مسجد سے بھاگنے لگیں، تخریب معنوی ہے اور وہ شخص بھی وَ سَعٰی فِیْ خَرَابِهَا میں داخل ہے جس کی بدمزاجی سے تنگ آ کر لوگ مسجد میں آنا چھوڑ دیں۔ مسجد کی آبادی در و دیوار کے نقش و نگار سے نہیں بلکہ اللہ کا ذکر کرنے والوں سے ہے، ان کے اخلاص اور ان انوار سے ہے جو ان ذکر کرنے والوں پر برستے ہیں۔ اسی لئے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ ۔(التوبہ 18)

''مسجدوں کی آبادی تو بس ان لوگوں سے ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔''

حدیث شریف میں قربِ قیامت کی یہ علامت بھی بیان کی گئی ہے:

مَسَاجِدُ هُمْ عَامِرَۃٌ وَّ هِیَ خَرَابٌ

''مسجدیں ان کی یوں تو آباد ہوں گی مگر حقیقتاً ویران ہوں گی۔''

یعنی مسجدوں کی عمارتیں تو عالیشان ہوں گی، در و دیوار منقش ہوں گے، ظاہری رونق بھی ہوگی، مگر ریا کاری اور نام و نمود کی وجہ سے للّٰہیت اور خلوص کی کمی کی وجہ سے ویران ہوں گی۔

پس مسجد میں جاتے ہوئے اللہ کی ہیبت اور ادب دل پر طاری ہونا چاہیئے کہ یہ اللہ کے دربار کی حاضری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز میں شامل ہونے کے لئے بھاگتے ہوئے مسجد کی طرف جانا ممنوع قرار دیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے جب روکا کہ مسجد ضرار میں مت جائیں۔ مسجد قبا یا مسجد نبوی ﷺ میں ہی نماز پڑھیں تو اس کی تلقین یوں کی:

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ۔(التوبہ108)

''اس مسجد میں ایسے آدمی ہیں جنہیں اپنا ظاہر و باطن پاک صاف رکھنا عزیز ہے۔''

پس آدمی جب تک مسجد میں رہے، روح کی تطہیر و تزکیہ میں لگا رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے آداب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ......(الاعراف 31)

ہر نماز کے وقت اپنے آپ کو آراستہ کر لیا کرو۔

آہ! یہ کیسا المیہ ہے کہ تم دنیا کے کاروبار کے لئے جاؤ تو بن سنور کر، کسی ایرے غیرے افسر سے ملنے جاؤ تو سج دھج نکال کر اور اس رب السمٰوات والارض اور رزاق مطلق کی بارگاہ میں آؤ تو گندی بنیان اور غلیظ دھوتی باندھ کر چلے آؤ۔

''تمہیں کیا ہے کہ تم نے اللہ کا وقار دل سے اٹھا دیا ہے۔'' (نوح:13)

بعض بزرگوں کے حالات میں پڑھا ہے کہ وہ اپنا بہترین لباس نماز کے لئے مخصوص رکھتے اور کہتے تھے۔

اَلْعَبْدُ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّلْبَسَ اَزْيَنَ ثِيَابَهٗ فِي الصَّلٰوةِ

''بندے کیلئے یہی مناسب ہے کہ وہ اپنا حسین ترین لباس نماز میں پہنے''

''دین سراسر ادب ہے، ہر وقت کا ادب ہے، ہر مقام اور ہر حال کا ایک ادب ہے''

بارگاہ الٰہی کے ادب کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اپنی عبادت کو حقیر جانے۔ تمام انبیاء اور اولیاء جنہوں نے اپنی زندگیاں ذکر و عبادت میں کھپا دیں سب کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں اور سب روح کی گہرائیوں سے کہہ رہے ہیں:

''تیری معرفت اور عبادت کا حق ہم سے ادا نہ ہو سکا۔''

رسول اللہ ﷺ رات کا بیشتر حصہ بارگاہ الٰہی میں کھڑے رہتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاؤں پر ورم آجاتا، لیکن سرنیاز بارگاہ الٰہی میں جھکا ہوا ہوتا۔ فرماتے تھے کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں نہ جائے گا۔ پھر فرمایا کہ میں بھی اپنے عمل سے جنت میں نہ جاؤں گا جب تک اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ نہ دے۔ (مسلم، بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کے آداب

دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء:

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا ''یا اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے نمازی! تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو اور دعا کے لئے بیٹھو تو اللہ کی شایان شان حمد و ثناء کرو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اپنے لئے دعا کرو۔''

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد) اللہ کی حمد وثناء کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔'' (ترمذی)

دعا دل جمعی اور اعتماد کے ساتھ کرنی چاہیے:

سیدنا انس صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے پختہ ارادے کے ساتھ سوال کرے اور یوں نہ کہے ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو عطا فرما۔'' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔ (جو اسے دعا قبول کرنے سے روک لے، یا منظور کرنے پر مجبور کرے)۔ (بخاری)

دعا مانگتے ہوئے قبولیت کا مکمل یقین رکھنا چاہیے۔

دعا پوری توجہ اور یکسوئی سے کرنی چاہیئے!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے مکمل یقین کے ساتھ دعا کرو اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ غافل اور بے دھیان کی دعا قبول نہیں کرتا۔'' (ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کیلئے ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں:

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

امام کا دعا کراتے وقت اپنے علاوہ باقی لوگوں کو بھی دعا میں شریک کرنا

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لئے بغیر جھانکے اس لئے کہ جب کسی نے جھانکا گویا وہ اس (گھر) میں داخل ہوا۔ کوئی شخص جو لوگوں کی امامت کرائے دعا کے وقت دوسروں کے بغیر صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو لوگوں کی خیانت کرے گا، کوئی شخص پیشاب وغیرہ روک کر نماز نہ پڑھے۔'' (ترمذی)

دعا سننے والے کو دعائیہ کلمات کے آخر میں ''آمین'' کہنا چاہیئے!

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی مسلمان کی اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے، غائبانہ دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کیلئے کوئی بھلائی والی غائبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتہ ''آمین'' (اللہ تیری دعا قبول کرے) کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ''تجھے بھی اللہ ویسی ہی بھلائی عطا کرے۔'' (مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے آداب

ماں باپ اللہ کی ربوبیت کے مظہر ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط

''تیرا رب قطعی حکم دے چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔'' (بنی اسرائیل 23)

مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت پر یہ حاشیہ لکھا ہے:

اللہ تو حقیقتاً بچے کو وجود عطا فرماتا ہے۔ جب کہ والدین اس کی ایجاد کا ظاہری ذریعہ ہیں،اس لئے کئی آیات میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق ذکر کیے گئے۔ حدیث میں ہے کہ وہ شخص خاک میں مل گیا جس نے اپنے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔ایک حدیث میں فرمایا:

''جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے''۔

والدین کے ساتھ بھلائی کرنا یہ ہے کہ ان کی جان و مال سے خدمت اور دل سے تعظیم و محبت کرے۔مرنے کے بعد ان کا جنازہ پڑھے۔ان کیلئے دعا و استغفار کرے ان کے دوستوں کے ساتھ تعظیم و حسن سلوک سے اور ان کے اقارب کے ساتھ صلۂ رحمی سے پیش آئے۔''

مزید ارشاد ہے:

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

(بنی اسرائیل 24,23)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکیاں دو، بلکہ ان کے ساتھ ادب سے بات کرو اور ازراہِ نیاز مندی عاجزی کے کندھے ان کے لئے جھکائے رکھو اور دعا کیا کرو۔ اے میرے پروردگار! ان پر رحم فرما جیسے انہوں نے رحم وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔''

ساتھ ہی ارشاد فرمایا:

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل 25)

''تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، اگر تم نیک بن کر رہو تو وہ اپنی طرف لوٹنے والوں کی خطاؤں کو بخش دیتا ہے۔''

یعنی والدین کی تعظیم اور ان کے سامنے تواضع خلوصِ دل سے ہونی چاہیئے۔ اللہ جانتا ہے کہ کون کیسے دل سے ماں باپ کی تعظیم بجالاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد کے آداب

آیئے ہم غور کریں کہ عصرِ حاضر میں اُستاد اور شاگرد کے رشتے میں کیا گرہیں پڑ گئی ہیں، ان گرہوں کی واضح طور پر نشاندہی کریں۔ یہ دیکھیں کہ الجھاؤ کہاں کہاں ہے اور عقدہ کشائی کی صورت کیا ہے؟ رشتے میں بگاڑ کیوں پیدا ہوا اور اسے از سرِنو استوار کرنے کی کیا تدبیر کی جاسکتی ہے؟

مادّیت سے جہاں ہماری اور بہت سی اخلاقی اور روحانی قدریں برباد ہوئی ہیں، اُستاد اور شاگرد کا رشتہ بھی اس سے متاثر ہوا ہے یہ ایک المیہ ہے کہ یہ رشتہ جو محبت و تعظیم کا رشتہ تھا، یہ رشتہ جو تعلق خاطر کا رشتہ تھا کاروباری سطح پر آ گیا ہے، جب ماحول مادّیت سے متاثّر ہو تو شاگرد کی منطق یہ ہوتی ہے کہ میں فیس ادا کرتا ہوں، اس لئے مجھے حق ہے کہ میں کلاس روم میں بیٹھوں اور لیکچر سنوں۔ میں اُستاد کا رہینِ منت نہیں ہوں۔ اساتذہ بھی اسی ماحول کی پیداوار ہیں۔ اکثر اساتذہ......اور یہ میں معذرت چاہتے ہوئے کہتا ہوں......اس دور میں علم محض اس لئے حاصل کرتے ہیں، کہ وہ کسبِ معاش کرسکیں، حصولِ علم کے لئے ایک لگن، ایک طلب، ایک پیاس جو ایک طالب علم کے اندر ہونی چاہیے، اساتذہ میں باقی نہیں ہے۔ جب علم محض کسبِ معاش کی خاطر حاصل کیا جائے تو وہ ہڈیوں میں رچتا نہیں ہے۔ علم بڑا ہی غیور واقع ہوا ہے۔ وہ ان لوگوں کے سینوں کو کبھی اپنا نشیمن نہیں بناتا جو غیر کی خاطر اس سے رسم و راہ رکھتے ہیں۔ جب استاد محض کسبِ معاش کے لئے پڑھتا ہے تو اُسے اپنے مضمون پر دسترس نہیں ہوتی اور جب مضمون پر دسترس نہ ہو تو وہ مجبور ہوتا ہے کہ لبادے اوڑھے...... علم وفضیلت کے لبادے، کہ کہیں اس کے علمی بدن کے برص کے داغوں پر شاگردوں کی نظر نہ پڑے، وہ انہیں فاصلے پر رکھتا ہے، طالب علم سوال پوچھتے ہیں اُستاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنہیں دباتا ہے اور رعب جماتا ہے۔

جب اُستاد شاگردوں کو دباتا ہے تو گو اُن کی زبانیں چپ ہوتی ہیں۔ مگر اُن کے چہرے صاف بول رہے ہوتے ہیں کہ یہ آپ کے لئے زیبا نہ تھا اور اُن کے جی میں اُستاد کے لئے محبت و تعظیم باقی نہیں رہتی تو شاگرد یہ سمجھتا ہے کہ میں نے فیس ادا کی ہے، یہ Business transaction ہے، میں اُستاد کا رہین منت نہیں ہوں اور اُستاد یہ سمجھتا ہے کہ مجھے اتنی تنخواہ کے عوض اتنے گھنٹے کام کرنا ہے لہٰذا اس معین مدت کے ختم ہو جانے کے بعد طالب علموں کا مجھ پر کوئی حق باقی نہیں رہتا۔

کچھ وہ کھچے کھچے رہے کچھ ہم تنے تنے
اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

یوں یہ رشتہ کاروباری سطح پر آنے کی وجہ سے اپنی تمام جاذبیتیں کھو بیٹھا ہے۔

طالب علموں کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ اساتذہ سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اساتذہ ان کی ذہنی پرورش کرتے ہیں، وہ اُن کے محسن ہیں اور نجابت کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے محسن کے سامنے انسان کی نگاہیں جھکی رہیں۔ انسانیت کا تقاضا یہی ہے، کہ جس شخص سے انسان فیض حاصل کرتا ہو، اُس کے گریبان میں ہاتھ نہ ڈالے اور اُستاد کا یہ سمجھنا کہ ان معین گھنٹوں کے بعد شاگرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ میرے دروازے پر دستک دے صریحاً غیر اسلامی ہے، شاگرد اُن کی معنوی اولاد ہیں، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شاگرد اپنی طالب علمانہ زندگی ہی میں نہیں بلکہ عمر بھر یہ حق رکھتا ہے، کہ جب کبھی اُسے کوئی الجھن پیش آئے وہ اُستاد کے دروازے پر دستک دے اور اُس سے مشورہ چاہے اور اُستاد کا یہ فرض ہے کہ یوں تپاک اور گرمجوشی سے اُس کا خیر مقدم کرے جیسے اپنی اولاد آ گئی ہو اور اس کے مسائل سلجھانے کی کوشش کرے۔

آدابِ مجلس:

اُستاد کی مجلس میں جو آداب شاگرد کو ملحوظ رکھنے چاہئیں، وہ آداب بھی اُسے مجلسِ نبوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی سے سیکھنے چاہئیں، رسول کائنات ﷺ وصحابہ رضی اللہ عنہم کے تعلق کے جہاں اور کئی پہلو تھے، اُن میں اُستاد اور شاگرد کا رشتہ بھی تھا۔

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

رسول اللہ ﷺ کتاب اور حکمت کی اُنہیں تعلیم دیتے ہیں وہ ان کے معلّم ہیں یہ سمجھنا کہ مجلس نبوی ﷺ کے جو آداب قرآن مجید میں مذکور ہیں، ان آداب کا تعلق محض مجلس نبوی ہی سے تھا اور اب جب کہ وہ مجلس باقی نہیں رہی، وہ تمام آیات جو ان آداب سے متعلق ہیں معطل ہوگئی ہیں اور ان کی افادیت ختم ہوگئی ہے، یہ سوچنا بڑی ہی خام کاری اور ناپختگی کی بات ہے۔ بس ایک مسلمان طالب علم کو اپنے اُستاد کے ساتھ برتاؤ کا ڈھنگ بھی مجلس نبوی ہی سے سیکھنا چاہیے، اُس اُستادِ اکبر سے بات کرنے کا سلیقہ قرآن مجید میں یوں سکھلایا گیا ہے:

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ۔(الحجرات: 2)

''تم اپنی آواز کو پیغمبر ﷺ کی آواز سے اُونچا مت ہونے دو۔ اور ان سے یوں زور زور سے باتیں مت کیا کرو جیسے تم آپس میں کرلیا کرتے ہو''

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تفہیمات میں لکھا ہے اس آیت سے یہ پتا چلتا ہے کہ اپنے اُستاد کی آواز سے اپنی آواز اُونچا کرنا صریحاً ناشائستگی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا وَّاحِدًا۔

جس سے میں نے ایک حرف بھی سیکھا ہے، وہ میرا محسن ہے۔

آپ کہیں گے کہ تم اس نئے دور میں بہت پرانی باتیں کررہے ہو۔ میں یہ کہتا ہوں، کہ آج سے ہزار برس پہلے اگر آگ جلاتی تھی، تو آج بھی اُس سے جسم جلتا ہے اور اگر زہر آج سے کئی ہزار برس پہلے قاتل تھا، تو وہ آج بھی ویسا ہی ہلاکت آفریں ہے، بالکل اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح بعض اخلاقی اور روحانی قدریں ایسی ہیں جو زمان و مکان کے اختلاف سے بدلی نہیں جا سکتیں اور زمانہ چاہے کتنا ہی آگے کو بڑھ جائے، اُستادوں کے ساتھ ناشائستگی کو تو کبھی قابلِ تحسین قرار نہیں دیا جا سکتا ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں، کہ بے مروّتی اور بدلحاظی کا نام تو تجدّد پسندی نہیں ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بجا کہا تھا:

زمانہ ایک ، حیات ایک ، کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری قصہ جدید و قدیم

شفقت و تعظیم باہم لازم و ملزوم ہیں۔ کبھی تعظیم سے شفقت پیدا ہوتی ہے اور کبھی شفقت تعظیم کو جنم دیتی ہے اور شفقت وہ چیز ہے کہ اس سے برف کی سلوں کو تو میں نے اپنی آنکھوں سے پگھلتے ہوئے دیکھا ہے کچھ شفقت میں بھی کمی آ گئی ہے۔ اساتذہ کو دیکھا ہے، کہ طالب علم کے سلام کا جواب بڑی نیم دلی سے دیتے ہیں اور بعض تو محض سر جھٹکتے ہیں اور زبان سے دو حرف کہنا بھی اُنہیں گراں گزرتا ہے۔

اسلامی تہذیب میں تو طالب علموں کی تربیت کے لئے سلام میں خود پہل کرنے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ عین سنت ہے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہم نے حدیث میں پڑھا ہے **كان يسلم على الصبيان** وہ بچوں کو خود سلام کرتے تھے، ہماری درسگاہوں میں طالب علم استاد کے کمرے میں جائیں تو وہ کھڑے رہتے ہیں اور بالعموم اُنہیں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جاتی یہ سب فرنگیوں کا اُڑایا ہوا غبار ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شاگردوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اساتذہ کے پاس بیٹھیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک اُستاد اور شاگرد میں اُنس و موانست نہ ہو صحیح طور پر استفادہ نہیں ہو سکتا۔

میں بات سمیٹتا ہوں اگر شاگرد یہ بات پلّے باندھیں کہ اُستاد سے وفا کریں اور اساتذہ اپنے مضمون پر دسترس حاصل کرنے کے لئے کاوش کریں اور اپنے شاگردوں کے سامنے بغیر لبادہ اوڑھے ہوئے آئیں تو اُستاد اور شاگرد کے رشتے سے زیادہ جاذبیت رکھنے والا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی رشتہ نہیں۔

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ''ارواح ثلاثہ'' میں دیکھ رہا تھا، وہ اپنے شیخ سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حج کرنے کے بعد جب واپس آئے تو لکھنؤ میں اطلاع ملی کہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے۔ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ شاہ صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔ یہ خبر سن کر سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سخت بے قرار ہوئے اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا فوراً دہلی جاؤ اور معلوم کر کے آؤ کہ کیا سچ مچ میرے استاد دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ذاتی گھوڑا دیا۔ شاہ صاحب تمام راستہ گھوڑا کی باگیں تھامے ہوئے پیدل چلتے رہے، لیکن گھوڑے کی اس زین پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوئی جس پر ان کے شیخ بیٹھے تھے۔

آپ نے دیکھا کہ شاہ صاحب کس قدر باادب آدمی تھے کہ اس زین پر بیٹھنا بھی سوئے ادب سمجھا جس پر انکے استاد بیٹھتے تھے۔ ''ارواح ثلاثہ'' ہی میں لکھا ہے کہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ تقریر نہ کرتے تھے، خاموش بیٹھے رہتے کہ میرے استاد بیٹھے ہیں، ان کی موجودگی میں کیا کہوں، بعض لوگوں نے شاہ صاحب کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' ہی پڑھی ہے، کبھی صراط مستقیم بھی دیکھو۔ کبھی عبقات بھی پڑھو۔ وہ تو بہت لطیف آدمی تھے۔ وہ تجلیات سے آگاہ، وہ انوار سے آگاہ، سلوک کے مقامات سے آگاہ، خدا کی محبت اور معرفت کے تمام رموز سے واقف، ان کی شخصیت میں توحید اور ادب یکجا ہو گئے تھے۔ توحید و ادب کا یکجا ہونا تکمیلِ ایمان کی علامت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس کے آداب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَیْرٌ ؕ ۔(الاعراف26)

''اے اولادِ آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدنوں کیلئے باعث) زینت بھی ہو اور تقویٰ کا لباس بہتر ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

''کھاؤ، پیو، پہنو اور خیرات کرو، لیکن اسراف اور تکبر کے بغیر''

اس حدیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائز و ناجائز اور مستحسن و مکروہ لباس کی پوری وضاحت فرمادی ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ درج ذیل آداب کا خیال رکھے۔

① مرد کیلئے ریشمی لباس کا استعمال کسی طرح بھی جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

''ریشم نہ پہنو، جو اسے دنیا میں پہنتا ہے، آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔'' (بخاری و مسلم)

ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا اور فرمایا:

''یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔''

نیز یہ بھی فرمایا:

''ریشمی لباس اور سونا میری امت کے مردوں کیلئے حرام اور عورتوں کیلئے حلال ہے۔'' (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

② شلوار، پینٹ یا چادر وغیرہ اتنے لمبے نہیں ہونے چاہئیں کہ ٹخنوں سے نیچے تجاوز کر جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"چادر، قمیص اور پگڑی میں اسبال (یعنی نیچے گھسٹنے کا احتمال) ہے۔ جو انہیں تکبر کے طور پر گھسیٹے گا روز قیامت اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں کی جائے گی۔" (سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

③ لباس کسی بھی رنگ کا ہو جائز ہے۔ مگر بہتر ہے کہ سفید لباس کو ترجیح دے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مقدس ہے:

"سفید لباس پہنو! یہ پاک اور صاف ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفناؤ۔" (نسائی، مستدرک حاکم)

④ مسلمان عورت پر لازم ہے کہ اتنا لمبا لباس استعمال کرے جو قدموں کو ڈھانپ لے اور اوڑھنی ایسی ہو کہ سر، گردن اور سینہ کو چھپا دے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے:

"اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکائیں۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں۔" (النور:31)

⑤ مسلمان مرد مسلمان عورت کا لباس نہ پہنے اور اسی طرح عورت مرد کا لباس نہ پہنے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔" (بخاری)

⑥ جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں پاؤں میں پہلے پہنے اور جب اتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے تاکہ دائیں میں پہلے پہنا جائے اور آخر میں اتارا جائے۔" (متفق علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، یا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ (متفق علیہ)

⑦ اپنے بھائی کو نیا لباس پہنے دیکھے تو یہ دعا دے:

اَبْلِ وَاَخْلِقْ ''بوسیدہ ہونے اور پھٹنے تک استعمال کرتا رہے۔'' (بخاری)

نیا کپڑا پہننے کی دعا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے خواہ کرتا، پگڑی یا چادر اُس کا نام لے کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ۔

''اے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہی ہے کہ تو نے ہی مجھے کپڑا پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کپڑے کی اور جس کام کے لئے بنایا گیا ہے اُس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کپڑے کے شر اور جس کام کے لئے یہ بنایا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر کے آداب

سفر ایک ایسی ضرورت ہے جو کسی بھی وقت پیش آ سکتی ہے، اسی لئے شارع علیہ السلام نے سفر کے احکام و آداب کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ احکام سفر کی آگاہی حاصل کرے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

احکام سفر:

۞ نماز قصر ہو جاتی ہے یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت رہ جاتی ہے، البتہ مغرب پوری تین رکعت پڑھی جائے گی، اور یہ قصر (نماز کم کر کے پڑھنا) اپنے شہر چھوڑنے سے واپسی تک کرے گا۔ الّا یہ کہ کسی جگہ اُنیس دن یا اس سے زیادہ رہنے اور مقیم ہونے کا ارادہ کر لے۔ پھر وہ پوری نماز ادا کرے گا اور جب وہاں سے روانہ ہو تو پھر قصر شروع کر دے اور اپنے گھر واپس آنے تک قصر کرتا رہے۔

۞ اگر کسی کا کوئی حق یا امانت دینی ہو تو اس کی ادائیگی کرے، اس لئے کہ سفر میں ہلاکت کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

۞ سفر کا خرچ حلال ذریعہ سے حاصل کرے، بیوی اور بچوں کا لازمی خرچ مہیا کر کے جائے۔

۞ بھائیوں، ساتھیوں اور اہل و عیال سے الوداع ہونے والا یہ دعا پڑھے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ۔ (ابو داؤد)

''میں تمہارے دین، امانت اور خاتمہ اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

۞ سفر تین یا چار ساتھیوں کے ساتھ اختیار کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔ (ابو داؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اکیلا سوار شیطان ہے، دو بھی شیطان ہیں اور تین قافلہ ہے۔''

مزید ارشاد ہے:

''اگر لوگ اکیلے سفر کرنے کی خرابیاں جان لیں جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی بھی رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔'' (بخاری)

۞ سفر کرنے والے اپنے میں سے ایک کو امیر چن لیں، جو سب کے مشورے سے ان کی قیادت کے فرائض سرانجام دے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ ۔(ابو داؤد)

''جب تین اشخاص سفر کرنے کے لیے نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔''

۞ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ۔ (سنن ابی داؤد)

''اللہ کے نام سے سفر شروع کرتا ہوں، اسی پر میں نے توکل کیا ہے اور اس کے سوا کسی کو ہٹانے اور کام کرانے کی طاقت نہیں ہے۔ اے اللہ! تیری پناہ لیتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں یا خود (کسی کے ساتھ) جہالت کے کام کروں یا میرے ساتھ کوئی جہالت ونادانی سے پیش آئے۔''

رسول اللہ ﷺ عموماً جمعرات کے دن سفر اختیار کرتے تھے۔

۞ اونچی جگہ چڑھتے وقت اللہ اکبر کہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کا ارادہ کرتا ہوں، مجھے وصیت کیجئے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ (ترمذی)

''تم اپنے اللہ کا خوف اور اللہ سے ڈر لازم پکڑو اور اونچائی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہو۔''

۞ جب کسی منزل میں اترے تو کہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (طبرانی)

''میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ لیتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔''

۞ تنہائی میں خوف محسوس کرے تو کہے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ، جُلِّلَتِ السَّمٰوٰتُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔

''بادشاہ، پاک ذات، فرشتوں اور روح الامین کے رب کی تسبیح (کرتا ہوں) جس کا آسمان پر غلبہ اور قہر حاوی ہے۔''

۞ سفر کا مقصد پورا ہونے کے بعد گھر کی طرف واپس لوٹ جائے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سفر ایک طرح کا عذاب ہے جو کھانے پینے اور آرام سے روکتا ہے، جب تم میں سے کوئی اپنے سفر کی ضرورت پوری کرے تو جلدی اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ آئے۔'' (بخاری ومسلم)

۞ رسول اللہ ﷺ کی سیرت وعادتِ مبارکہ یہ تھی کہ گھر پہنچنے سے پہلے اپنی آمد کی اطلاع گھر بھجوا دیتے تھے۔ لہٰذا اچانک اور رات کے وقت اپنے گھر نہیں آنا چاہیے۔

۞ کوئی عورت ایک دن اور رات کا سفر اپنے محرم کے بغیر نہیں کر سکتی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے محرم کے بغیر ایک دن اور رات کا سفر کرے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کے آداب

ارشادنبوی ﷺ ہے:

:" تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ۔ (ترمذی)

"اپنے بھائی سے ملتے ہوئے مسکرانا بھی نیکی ہے۔"

اسلام دین فطرت ہے، وہ اسے ایک غیر فطری اور غیر طبعی بات قرار دیتا ہے کہ اس زندہ اور حسین کائنات میں جہاں چہچہاتے ہوئے پرندے، لہلہاتے ہوئے پودے، سرسبز و شاداب وادیاں اور ابلتے ہوئے چشمے ہیں، ہم ایک روکھا پھیکا اور بجھا ہوا چہرہ لے کر پھریں۔ سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

مَارَاَيْتُ اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (ترمذی)

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکراتا چہرہ نہیں دیکھا"

یہ جو ہم لوگ بات بات پر شکریہ ادا کرنے کے عادی ہیں یہ خالص اسلامی بات ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (ابو داؤد)

"وہ انسان جو سامنے نظر آنے والے انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا ہے۔ وہ اللہ کی نعمتوں کا کفران بدرجہ اولیٰ کرتا ہے۔ وہ اللہ جس کی ذات ناقابل ادراک ہے۔"

اسلام نے آداب معاشرت کے جو خطوط متعین کئے ہیں، ان کا مقصد دوسروں کو راحت پہنچانا اور معاشرے میں خوشگواری پیدا کرنا ہے۔ اسی غرض سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " اَفْشُوا لسَّلَامَ " سلام پھیلاؤ۔ ایک دوسرے کو سلام کرنے میں بخل نہ کرو۔ قرآن مجید میں ہے:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا ط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے زیادہ گرم جوشی اور تپاک سے جواب دو یا کم از کم اتنا تو ضرور لوٹا دو'' (النساء)

میں نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بعض اساتذہ کو دیکھا ہے کہ اگر کوئی طالب علم انہیں سلام کرے تو وہ فیلٹ کے ساتھ گردن کو ذرا سا جھٹک دیتے ہیں اور ہونٹوں کو جنبش دینا گوارا نہیں کرتے۔ ان کا یہ عمل غیر اسلامی ہے اور ہرگز لائق تحسین نہیں۔ یہ سب (COMPLEXES) کی باتیں ہیں۔ میں نے ایک بار امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مفردات میں سلام کا معنی دیکھا۔ اس میں لکھا ہے:

اَلسَّلَامُ التَّعَرِّیُ مِنَ الْآفَاتِ الظَّاھِرَۃِ وَالْبَاطِنَۃِ۔

''سلام ظاہری اور باطنی آفتوں سے حفاظت کی دعا ہے۔''

پس جب ہم کسی کو السلام علیکم کہتے ہیں، تو اس کا یہ معنی ہوتا ہے کہ تم جسمانی ذہنی اور روحانی طور پر عافیت میں رہو۔ میں جذبات سے ہٹ کر خالص لغوی اور معنوی اعتبار سے کہتا ہوں کہ دنیا کی کسی قوم کے آداب بجالانے کا طریقہ مسلمان کے سلام کے مقابل میں کچھ بھی نہیں۔ جو السلام علیکم کے معنی میں وسعت اور جامعیّت ہے وہ Good Morning یا Good Evening میں کہاں۔

مصافحہ:

اسلام نے محبت کے اظہار کیلئے سلام کی علاوہ مصافحہ رکھا۔ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

''اگر دو مسلمان آپس میں ملتے ہوئے اخوتِ دینی کی بنا پر مصافحہ کریں تو وہ جُدا ہونے سے پہلے بخش دیئے جاتے ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معانقہ:

جب کوئی شخص مُدّت کے بعد ملے یا لمبے سفر سے لوٹے، تو اس کے ساتھ اظہارِ محبت کے لئے معانقہ یعنی آپس میں گلے ملنا چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کُرتا اتارا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور انہیں چوما۔ اسی طرح جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب حبشہ سے واپس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو حدیث میں آتا ہے:

فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے چمٹ گئے اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھروں میں داخل ہونے کے آداب

اسلام ہمیں اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر داخل ہوں۔قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ط (النور:27)

''اے ایمان والو: اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ تم گھر والوں کو اطلاع نہ دو اور انہیں سلام نہ کرو۔''

انسان کبھی ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ وہ پسند نہیں کرتا کہ دوسروں کی نگاہ اس پر پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے صرف اجازت لینے ہی کی تلقین نہیں کی، بلکہ اس بات پر بھی زور دیا کہ کسی کے ہاں جاؤ، تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوا کرو۔دروازے سے ہٹ کر دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہونا چاہیے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر کھڑے ہونے کے آداب بھی سکھائے ہیں یہی وجہ ہے کہ محدثین نے مستقل باب باندھا۔''بَابُ كَيْفَ يَقُوْمُ عِنْدَ الْبَابِ''یعنی انسان دروازے کے پاس کس طرح کھڑا ہو۔

ایک بار ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

''اجازت مانگنے کا حکم تو اسی لئے دیا گیا ہے کہ اندر نگاہ نہ پڑے۔''

یعنی جب تم اندر دیکھ رہے ہو تو اس سے میری پرائیویسی میں تو تم نے خلل ڈال دیا ہے۔ اب اجازت مانگنے سے کیا حاصل۔ پرائیویسی کا جو مفہوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین کیا تھا اس دور کی متمدن قومیں اس میں رتی بھر اضافہ نہیں کر سکیں۔ابوداؤد میں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب رسول اللہ ﷺ کسی کے دروازے پر آتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے۔قرآن مجید میں ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ (النور:28)

''اگر گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہوو، جب تک کہ اجازت نہ مل جائے اور اگر تمہیں کہا جائے لوٹ جایئے تو لوٹ جاؤ تمہارے معاملات کی صفائی کے لئے یہی بہتر ہے''

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی جنجال میں پھنسا ہوتا ہے یا بہت مضمحل ہوتا ہے یا اس پر کوئی ایسی افتاد پڑی ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے آنے کے قابل نہیں ہوتا۔اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ جھوٹے بہانے تراشنے کی بجائے معذرت کر لینی چاہیے اور یہ حکم دیا کہ آنے والے کو بھی معذرت قبول کرنی چاہیے۔

کسی کے ہاں جانے کے اوقات:

قرآن مجید نے ہمیں تلقین کی کہ تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں کسی کے ہاں جانا مناسب نہیں حتیٰ کہ بچوں اور غلاموں کو بھی اجازت لینی چاہیے۔جو ہر وقت گھر میں آتے جاتے رہتے ہیں۔''فجر کی نماز سے پہلے، جب دوپہر کے وقت تم کپڑے اتار لیتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد یہ تین تمہاری پردہ داری کے اوقات ہیں۔'' (النور:58)

آپ کسی سے ملنے جائیں تو اسے باہر کھڑے ہو کر زور زور سے آوازیں دینا اسلامی نقطہ نظر سے ناشائستگی ہے۔قرآن کہتا ہے:

''وہ لوگ جو تمہیں کمروں سے باہر کھڑے ہو کر زور زور سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے عاری ہیں۔'' (الحجرات:4)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم احادیث اور مستند تاریخ کی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دروازہ ناخنوں سے آہستگی کے ساتھ کھٹکھٹاتے تھے۔(روح البیان)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس کے آداب

رسول اللہ ﷺ نے آدابِ مجلس کی بھی تعیین وتوضیح فرمادی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مجلس میں جاؤ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بیٹھنے کی کوشش نہ کرو۔ محدثین نے مستقل باب باندھا۔

باب :يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهٰى

''آدمی کو وہیں بیٹھ جانا چاہیے جس جگہ مجلس ختم ہوتی ہو۔''

یہ جو آج کل آپ دیکھتے ہیں کہ محفل سے کوئی عارضی طور پر اٹھ جائے تو واپس آ کر وہی اُس جگہ بیٹھنے کا حقدار ہوتا ہے۔ یہ خیال نہ کیجئے کہ آج کل کی تہذیب کی پیداوار ہے۔ یہ تو رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ هُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔(ترمذی)

''جب کوئی آدمی مجلس سے اٹھ جائے، پھر لوٹے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔''

آج کل کی مہذب اور متمدن قوموں کے افراد گفتگو دھیمی آواز میں کرتے ہیں اور چیخ چیخ کر بات کرنے کو ناشائستگی سمجھتے ہیں۔ یہ خیال نہ کیجئے کہ دھیمی آواز میں بات چیت کرنا نئی تہذیب کی پیداوار ہے۔ قرآن مجید نے اندازِ گفتگو کا سلیقہ بھی ہمیں سکھایا ہے:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

''اپنی آواز کو پست رکھ، سب سے بھدی اور ناپسندیدہ آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔'' (لقمن:19)

مجلس نبوی ﷺ کے آداب بھی قرآن مجید نے یوں بیان فرمائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (الحجرات:2)

''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر ﷺ کی آواز سے اونچا مت ہونے دو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ اونچی آواز سے بات مت کیا کرو جیسا کہ تم آپس میں بے تکلفی سے کرلیا کرتے ہو۔''

اور یہ بھی فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ (الحجرات 3)

''یقیناً جو لوگ اپنی آوازیں بارگاہِ رسالت ﷺ میں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے منتخب کر لئے ہیں۔''

یہ سمجھنا صریحاً خام کاری ہے کہ قرآن مجید نے مجلس نبوی ﷺ میں جن آداب کو ملحوظ رکھنے کی تلقین کی ہے، ان کا تعلق صرف مجلسِ نبوی ہی سے تھا۔ کیا مجلس نبوی ﷺ کے اٹھ جانے کے بعد یہ آیات معطّل ہوگئی ہیں اور ان کی کوئی افادیت باقی نہیں رہی......؟

بزرگوں کی مجلس میں بیٹھنے کے آداب ہمیں مجلسِ نبوی ﷺ ہی سے سیکھنا ہیں اور بزرگوں کو اہلِ محفل سے برتاؤ کا ڈھنگ بھی بارگاہِ رسالت ہی سے سیکھنا چاہیے۔ ہم شمائل ترمذی میں پڑھتے ہیں۔

''آپ ﷺ اپنے ہم نشینوں میں سے ہر ایک کو اس کے حصے سے نوازتے یعنی ہر ایک کی طرف جدا جدا التفات فرماتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا ہر ایک ہم نشین یہ سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کو کوئی عزیز نہیں۔ آپ ﷺ کشادہ رُو اور نرم خو تھے۔ سخت مزاج اور درشت گو نہ تھے چلّا کر نہیں بولتے تھے، نہ کسی کے عیب نکالتے تھے۔ کسی کی تعریف میں مبالغہ نہیں کرتے تھے۔ کسی کی کوئی بات آپ ﷺ کو ناگوار ہوتی، تو اس سے تغافل فرماتے یعنی اس پر گرفت نہ فرماتے اور صراحتاً اس سے مایوسی بھی نہ فرماتے بلکہ خاموش ہو جاتے۔''

رسول اللہ ﷺ ہی کا ارشاد ہے:

مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا۔ ......(متفق علیہ)

''جو (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یعنی مجلس میں نہ بیٹھے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اس خیال سے کہ پیاز کی بو سے اہل مجلس کی طبیعت مکدّر ہو گی، پیاز کھانے والے کو مجلس سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

بے جا مداخلت نہ کیجیے:

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ آدابِ معاشرت کا ایک زرّیں اصول ہے:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔(ترمذی)

آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ بات میں دخل نہ دے۔

دوسروں کے معاملات میں بے جا دخل دینے کی بیماری عورتوں میں نسبتاً زیادہ ہے۔ دوسروں کے ذاتی اور گھریلو معاملات کرید کرید کر پوچھنے میں اُنہیں لذت آتی ہے۔ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ لگاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ چھوٹتے ہی پوچھتے ہیں کہ تمہاری آمدنی کتنی ہے۔ بعض لوگ فریقین کی خواہش اور آمادگی کے بغیر خود بخود ہی ثالث بن بیٹھتے ہیں۔ یہ سب باتیں بے جا دخل اندازی میں داخل ہیں اور اسلام انہیں مذموم قرار دیتا ہے۔

قرآن ہمیں حکم دیتا ہے:

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ (لوگوں سے بھلی اور خوشگوار بات کہو)(البقرہ83)

اور مومنوں کا یہ وصف بھی بیان کرتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ٥ (المؤمنون:3)

''وہ لغو اور بیہودہ بات سے پہلوتہی کرتے ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتگو کے آداب

میرے ایک عزیز چند روز ہوئے مجھے کہنے لگے کہ جدید رجحان (Modern Trend) تو یہ ہے کہ بات کرتے وقت ہر لفظ بلکہ ہر حرف کا تلفظ صاف، واضح اور جدا جدا ادا کیا جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ جدید رُجحان کیوں کر ہوا اس کی تلقین تو خود رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اور خود رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہم حدیث پڑھتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ گفتگو کرتے تو ہر لفظ جدا جدا بولتے، جسے سننے والا شخص آسانی سے سمجھ لیتا۔“ (ابوداؤد)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پہلو میں بیٹھ کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑی تیزی کے ساتھ حدیث بیان کرنا شروع کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ٹوکا کہ رسول اللہ ﷺ تو اس تیزی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتے تھے بلکہ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

آپ نے غور کیا کہ محفل میں بیٹھ کر سرگوشیاں کرنا اسلام نے اس لئے مذموم قرار دیا کہ اس سے مسلمان بھائیوں کو رنجش ہوتی ہے اور لمبے قیام کو اس لئے ممنوع قرار دیا کہ صاحبِ خانہ کا دل تنگ نہ آ جائے۔

سنن نسائی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ بستر سے اٹھے تو اس خیال سے کہ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی نیند میں خلل نہ پڑے، آہستہ اٹھے، نعل مبارک آہستہ سے پہنا کہ اس کی آواز نہ ہو، کواڑ آہستہ سے کھولا، باہر آہستہ سے تشریف لے گئے اور کواڑ آہستہ سے بند کیا۔ سونے والے کی کس قدر رعایت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھائی کہ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے، جس سے سونے والا دفعتاً جاگ اٹھے اور پریشان ہو۔ دیکھئے یہ تہذیب وثقافت کی کیسی تابناک روایات ہیں جو ہمارے حصے میں آئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق کے آداب

اللہ کے دیئے ہوئے رزق کی قدر کرنی چاہئے اور ایک شکر گزار بندے کی طرح اللہ کے شکر میں ڈوب کر اسے کھانا چاہئے۔ کھانے میں عیب نہ نکالیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالتے تھے۔ اگر کھانا پسند آتا تو کھالیتے اور اگر پسند نہ آتا تو چھوڑ دیتے۔ (متفق علیہ)

رزق کے دانے دانے کی قدر کرنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِ كُمْ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْ كُلْهَا وَلَا يَدَ عُهَا لِلشَّيْطَان ، فَإِذَا فَرَغَ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْ رِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ ۔(مسلم)

"جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے، تو اٹھا کر صاف کرے اور کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ اسے کیا خبر کہ کونسا لقمہ اس کیلئے باعث برکت ہے۔"

پس زمین سے روٹی اٹھا کر پھینک دینا بھی سوءادب ہے۔ اگر روٹی کا ٹکڑا زمین پر گرا ہو تو اسے اٹھا لینا چاہئے...... کھانے کے برتن کو صاف کرنا بھی سنت ہے اور کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کا چاٹنا بھی سنت ہے...... برتن کا صاف کرنا اور انگلیوں کا چاٹنا بھی رزق کی قدردانی اور ادب ہے۔ جب اللہ کا بندہ برتن صاف کرتا ہے یا انگلیاں چاٹتا ہے تو وہ بزبان حال کہہ رہا ہوتا ہے کہ اے اللہ! ہم تیرے رزق کے ہر ہر ذرے کے قدردان ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے پینے کے آداب

۞ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ حلال اور پاک اشیاء سے کھانے پینے کی چیزیں تیار کرے، یعنی جس میں حرام اور مشتبہ کا شائبہ ہو اس کے قریب نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اے ایمان والو! ہم نے جو پاک اور عمدہ روزی تمہیں دی ہے، اس سے کھاؤ۔''

۞ اگر ہاتھ گندے ہوں تو کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھولے۔ لیکن کپڑے سے نہ پونچھے۔

۞ گھٹنوں کے بل تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا، میں بندہ ہوں اور بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور بندوں کی طرح بیٹھتا ہوں۔'' (بخاری)

۞ ''اکٹھے مل کر کھانا کھاؤ'' اس میں تمہارے لئے برکت ہے۔''

۞ کھانا شروع کرنے سے پہلے **بسم اللہ** پڑھنا چاہیے

۞ '' اگر کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو یاد آنے پر ''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ'' (اللہ کے نام سے، اس کام کا آغاز بھی اور اختتام بھی) کہے۔''

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھانا کھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھتا ہے۔ تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ

''سب تعریف اللہ کیلئے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میرے تصرف وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ کھانا دائیں ہاتھ سے کھائے، لقمہ چھوٹا لے اور خوب چبا کر کھائے، اپنے آگے سے اٹھائے، برتن کے درمیان سے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر اور دائیں ہاتھ سے اپنے آگے سے کھا۔'' (بخاری و مسلم)

نیز فرمایا: ''برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے، اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔'' (بخاری)

۞ ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو چاٹنے یا چٹانے سے پہلے اپنی انگلیاں صاف نہ کرے۔'' (سنن ابی داؤد)

۞ اگر خوراک میں سے کچھ نیچے گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اور صاف کر کے اسے کھا لے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔'' (صحیح مسلم)

۞ گرم کھانے میں پھونک نہ مارے، ٹھنڈا کر کے کھائے اور پیتے وقت پانی میں پھونک نہ مارے، بلکہ برتن منہ سے الگ کر کے سانس لے اور تین بار ایسا کرے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ''آپ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔'' (ترمذی)

۞ پیٹ زیادہ بھر کر کھانے سے اجتناب کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''انسان پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرتا۔ ابن آدم کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اسے کھڑا رکھ سکیں، اگر زیادہ کا شوق کرتا ہے تو پیٹ کا تہائی حصہ کھانے کیلئے، تہائی پینے کیلئے اور تہائی سانس کیلئے۔''

۞ ایسا کوئی کام نہ کرے جو لوگوں کی نظر میں معیوب ہو۔ کھانا کھاتے وقت سر برتن کے قریب نہ کرے، ہوسکتا کہ منہ میں سے کچھ حصہ گر جائے۔ روٹی کا ٹکڑا دانتوں سے نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے کوئی بھی ساتھی ایذا اور تکلف محسوس کرسکتا ہے اور مسلمان کو ایذا پہنچانا حرام ہے۔

- ہاتھ کی انگلیاں چاٹے اور کپڑے سے صاف کرے یا دھولے، دھونا بہتر ہے۔
- کھانا کھانے یا مشروب پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرے، دودھ پئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (مشکوۃ باب الاشربہ)

"اے اللہ! اس روزی میں جو تو نے ہمیں دی ہے، برکت دے اور مزید عطا فرما۔"

کسی کے پاس روزہ افطار کیا ہے تو دعا مانگے:

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔ (سنن ابی داؤد)

"روزے دار تمہارے پاس روزہ افطار کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔"

محفل میں کھانے پینے کے آداب

- مجلس میں عمر یا فضیلت میں بڑوں کی موجودگی میں کھانا شروع کرنے میں پہل نہ کرے۔
- کھانے میں شریک ساتھی کا لحاظ کرے اور کوشش کرے اس کی خدمت اور تواضع زیادہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر آپ اکٹھے بیٹھ کر کھائیں، تو کسی شخص کو نہ چاہیے کہ وہ دو دو چھوہارے اکٹھے کھائے، جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔"

آپ نے فرمایا "كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" (متفق علیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کھانے میں سے وہ کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔''

بعض لوگ دوسروں کے سامنے سے ہاتھ بڑھا کر جھپٹ لیتے ہیں۔ یہ نفس پر حرص وطمع کے غلبے کی دلیل ہے۔

بعض جاہل صوفیاء کو دیکھا ہے کہ دستر خوان پر چند لقمے کھا کر پیچھے ہٹ بیٹھتے ہیں اور انہیں یہ زعم ہوتا ہے کہ یہ پارسائی کا تقاضا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب دستر خوان بچھا دیا جائے، تو کسی آدمی کیلئے جائز نہیں کہ دستر خوان اٹھانے سے پہلے ہی اٹھ کھڑا ہو اور نہ کسی کو اپنا ہاتھ کھینچنا چاہیے۔ اگر چہ وہ سیر ہو گیا ہو'' اور اس کی علّت رسول اللہ ﷺ نے یہ بتائی کہ ''اِنَّ ذَالِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ'' اس بات سے اس کے ہم نشین کو خجالت ہوگی۔ اسے خیال ہوگا کہ شاید میں بسیار خوری کا ارتکاب کر رہا ہوں۔ وہ بھی اپنا ہاتھ سکیڑ لے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے کھانے کی حاجت ابھی باقی ہو۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ وہ لقمے جو ہم سیر ہونے کے بعد ساتھیوں کے پاس خاطر سے کھاتے ہیں ان میں سے ہر ہر لقمے پر بھی اجر وثواب ملتا ہے۔

اگر کسی کے ہاں آپ مہمان ٹھہریں اور آپ کھانا کھا چکے ہوں تو دستر خوان بچھ جانے کے بعد یہ اطلاع دینا کہ میں کھانا کھا کر آیا ہوں مذموم ہے۔ میزبان انتظام کی زحمت اٹھاتا ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کا اہتمام وطعام دونوں اکارت گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان بننے کے آداب

بعض مہمان دھرنا مار کر بیٹھے رہتے ہیں اور اتنا لمبا قیام کرتے ہیں کہ صاحب خانہ ملول ہونے لگتا ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے اسے غیر اسلامی حرکت قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اَلضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ'' مہمان کو قیام کا حق تین روز ہے۔

وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحَرِّجَہٗ۔(متفق علیہ)

''کسی کے لئے جائز نہیں کہ میزبان کے ہاں اتنا قیام کرے کہ وہ تنگ آجائے۔''

① اگر کوئی صاحب بیمار ہوں اور پرہیزی غذا کھاتے ہوں تو دسترخوان بچھ جانے کے بعد ناک چڑھانا اور نخرے بکھارنا اور یہ کہنا کہ میں تو پرہیزی غذا کھاتا ہوں، میزبان کے لئے خجالت کا باعث ہوتا ہے آپ کسی کے مہمان ٹھہریں تو وہاں جاتے ہی صاحب خانہ کو بتادیجئے کہ آپ پرہیزی غذا کھاتے ہیں۔

② بعض لوگ کسی کے ہاں ٹھہرتے ہیں تو دھڑلے سے اوروں کو بھی دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔ مہمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اوروں کو دعوت دیتا پھرے۔ اسے کیا خبر کہ گھر میں کھانا کتنا ہے؟ پھر اسے اس بات کا استحقاق بھی تو نہیں۔ یہ غیر متعلق بات میں دخل دینا ہے۔

مجھے ذاتی طور پر اس کا تلخ تجربہ ہے کہ میری ایک عزیزہ سفر پر جارہی تھیں۔ بہت سے قرابت دار انہیں خیر باد کہنے کے لئے میرے ہاں آئے ہوئے تھے میں نے ایک عزیزہ سے کہا کہ تم کھانا کھالو، گاڑی کا وقت ہوا چاہتا ہے ایک بڑی بوڑھی خاتون نے اعلان کردیا کہ ہم کھانا کھانے لگے ہیں جو شریک ہونا چاہتا ہے، ساتھ کے کمرے میں آجائے۔ کمرہ کچھا کچھ بھر گیا۔ سارے گھر کا کھانا دسترخوان پر لانا پڑا۔ عزیزہ کے لئے جوزادِ سفر تیار کیا تھا وہ بھی لایا گیا۔ سب کے حصے میں دو دو لقمے آئے۔ سب شرمندہ ہوئے۔

③ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی شخص کسی کے ہاں مدعو ہو تو کہتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے بھی ان سے مراسم ہیں۔ چلئے ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔ ان سے مل کر دستر خوان بچھنے سے پہلے ہی لوٹ آئیں گے۔ یہ عادت بھی مذموم ہے اور صاحب خانہ کے لئے باعث تشویش ہے۔ اگر صاحب خانہ بٹھالے تو ان کے لئے یکایک کھانا مہیا کرنے کی تکلیف ہوتی ہے اور کبھی تو سالنوں میں پانی انڈیلنا پڑتا ہے۔ اگر صاحب خانہ رخصت کردے تو اسے شرمندگی اور خجالت ہوتی ہے اور اسلامی نقطہ نظر سے دوسروں کے لئے اذیت کا باعث ہونا یا خجالت کا باعث ہونا یکساں مذموم اور ممنوع ہے۔

یاد رہے کہ اسلام میں مصافحہ، معانقہ اور ان تمام آداب کا مقصد دوسروں کا جی خوش کرنا اور انہیں راحت پہنچانا ہے۔ اگر مصافحے اور معانقے سے کسی وقت دوسرے کو اذیت ہو تو شائستگی کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ایسے وقت میں مصافحے اور معانقے سے اجتناب کیجئے مثلاً

1. اگر کسی آدمی کا ہاتھ زخمی ہے تو اسے مصافحہ کی زحمت نہ دیجئے۔
2. اگر کوئی آدمی نہایت تیزی سے قدم اٹھا رہا ہے اور اس کی رفتار کی تیزی صاف بول رہی ہے کہ اس کی گاڑی چھوٹنے والی ہے یا اسے دفتر پہنچنے میں دیر ہوگئی ہے تو ایسی صورت میں اسے مصافحے کے لئے ٹھہرانا اذیت کا باعث ہے لہٰذا اسلامی نقطہ نظر سے ناقابل تحسین ہے۔
3. کسی مجلس میں اگر پچاس آدمی بیٹھے کسی مسئلے پر غور کر رہے ہوں اور آپ دیر سے آئے ہیں تو تہذیب کا تقاضا یہی ہے کہ آپ محض سلام پر اکتفا کیجئے۔ پچاس آدمیوں سے جدا جدا مصافحہ کرنا، سلسلہ گفتگو کاٹنا اور دیر تک اس میں خلل ڈالنا اہلِ مجلس کے لئے گرانی اور تکدّر کا باعث ہوتا ہے اور آپ کو اذیت جدا ہوئی۔
4. اسی طرح بعض لوگوں کو ہر وقت اور ہر جگہ معانقہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ بیمار، ضعیف، ناتواں اور نازک مزاج لوگوں کو اس سے اذیت ہوتی ہے۔ معانقہ اسی وقت تک درست ہے جب تک کہ وہ راحت اور آرام کا باعث ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے جہاں تہذیب و شائستگی کی یہ لطافتیں اور باریکیاں سکھائی ہیں، ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا:

اَلْمُوْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ خَیْرٌ مِّنَ الَّذِیْ لَایُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ۔(الترمذی)

''وہ مومن جو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر اور تحمل سے کام لیتا ہے اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل ملاپ نہیں رکھتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر و تحمل سے کام نہیں لیتا ہے۔''

دوستو! میرا یہ ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس کائنات کے سب سے مہذّب اور متمدن انسان تھے۔ وہ تہذیب و ثقافت جو انہوں نے ہمیں بخشی ہے اس قدر جامع اور ہمہ گیر ہے کہ وہ ہر مقام اور ہر زمانے میں زندہ اور باقی رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ زمانے کی لمبائی گو کتنی آگے بڑھ جائے، دنیا کی مہذب اور متمدن قومیں اس سے بہتر تہذیب و ثقافت کو جنم دینے سے عاجز رہیں گی۔

افسوس! انگریز یہاں سے رخصت ہوا اور تمہارے جسموں پر اس کی حکمرانی شائد باقی نہ رہی ہو لیکن تمہارے ذہنوں پر وہ اب بھی چھایا ہوا ہے اور تمہارے دلوں پر وہ ابھی تک براجمان ہے۔

یہ کیسا احساس کمتری ہے .... یہ کیسی رُلا دینے والی بدبختی ہے .... یہ کیسا ہنگامہ زبونی ہمت ہے کہ تمہارے اپنے گھر میں ثقافت اور تہذیب کے یہ لعل و جواہر ہیں اور تم غیروں کے خذف ریزوں پر للچائی ہوئی نظر ڈالتے ہو؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے کے آداب

مسلمان نیند کو اللہ کی نعمت سمجھتا ہے، اس لئے کہ سارے دن کی مسلسل جدو جہد اور کام کے بعد رات کی نیند، جسم کی زندگی، نشو ونما اور تندرستی کیلئے بے حد ضروری ہے، تاکہ انسان وہ ذمہ داری پوری کر سکے جس کیلئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

”اور یہ بھی اُس کی رحمت ہے کہ بنائے اس نے تمہارے لیے رات اور دن تاکہ تم سکون حاصل کرو رات میں اور تاکہ تم تلاش کرو اس کا فضل (دن میں) اور تاکہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔“ (القصص:73)

۞ نمازِ عشاء کے بعد سونے میں تاخیر نہ کرے، الا یہ کہ کوئی ضرورت ہو، مثلاً کوئی علمی مذاکرہ، مہمان کے ساتھ بات چیت اور گھر والوں کے ساتھ انس والفت کی باتیں وغیرہ۔

۞ کوشش کرے کہ باوضو ہو کر سوئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا:

”جب تو (سونے کیلئے) بستر پر آئے تو وضو کر، جس طرح تو نماز کیلئے کرتا ہے۔“

(بخاری ومسلم)

۞ سونے سے پہلے یہ دعائیں پڑھیں۔

الف ”سُبْحَانَ اللّٰهِ 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ 33 بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ 33 بار پڑھ کر پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (مسلم)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گھریلو کام میں تعاون کیلئے رسول اللہ ﷺ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خادم مانگا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاتا ہوں، جب بستر پر آرام کیلئے آؤ تو 33 بار تسبیح (سبحان اللّٰہ) 33 بار حمد (الحمدللّٰہ) اور 34 بار تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (مسلم)

ب سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع اور اسی سورت کا آخری رکوع پڑھے، کیونکہ اس کی ترغیب حدیث میں وارد ہے۔

ج پھر آخر میں رسول اللہ ﷺ سے منقول یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (ابو داؤد)

''اے اللہ! تیرے نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے نام سے ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اے اللہ! اگر تو اس نیند میں میری جان قبض کرلے تو اسے بخش دے اور اگر چھوڑ دے تو حفاظت کر جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے، اے اللہ! میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا معاملہ تجھے سونپا کرتا ہوں اور میں نے اپنی پیٹھ کا آسرا تجھے بنایا ہے۔ تیری مغفرت کا طلبگار ہوں، تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا ہوں، تیرے بھیجے ہوئے نبی کو تسلیم کیا ہے۔ پس میرے پہلے، پچھلے، چھپے اور اعلانیہ کئے ہوئے اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تمام گناہ معاف فرما، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں ہے۔ اے میرے پالنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے، مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔"

جاگنے کے بعد اور بستر سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

"سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی دی ہے اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔" (بخاری)

۞ تہجد کے لئے اٹھے تو آسمان کی طرف دیکھے اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیات مبارکہ کی تلاوت کرے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں ایک رات اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کے قریب اٹھے، اپنے چہرے پر نیند زائل کرنے کیلئے ہاتھ پھیرا، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں، پھر پرانے مشکیزے کی طرف آئے، اچھی طرح وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔" (بخاری)

۞ چار بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ بِحَمْدِكَ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔ (ابو داؤد)

"اے اللہ! میں تیری حمد (تعریف) کے ساتھ صبح کرتا ہوں، میں تجھے، تیرے حاملین عرش اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ایک بار یہ دعا پڑھی، وہ دوزخ سے ایک چوتھائی نجات پا گیا۔ جس نے تین بار یہ دعا پڑھی وہ تین چوتھائی نجات پا گیا اور جس نے چار مرتبہ پڑھی، وہ مکمل طور پر دوزخ سے نجات پا گیا۔ (ابو داؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیادت کے آداب

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عیادت کے لئے جائیں تو بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھیں۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ جائیے۔"

آپ غور کیجئے کہ اس حدیث میں کس قدر دقیق رعایت ہے اس بات کی کہ کوئی کسی کی گرانی کا سبب نہ بنے۔ مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے کی اس لئے ممانعت فرمادی کہ آپ جب تک مریض کے پاس بیٹھے رہیں گے، اسے آپ کی طرف متوجہ رہنا پڑے گا اور آپ سے بات چیت کرنی پڑے گی، زیادہ گفتگو سے بیمار مضمحل ہوتا ہے۔ بعض عیادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں مریض کروٹ بدلنے میں اور پاؤں پھیلانے میں حجاب محسوس کرتا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کسی کی عبادت کو جاتے تو اس سے فرماتے:

لَا بَأْسَ طُهُورٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔ (صحیح بخاری)

کوئی حرج نہیں یہ بیماری تمہارے گناہوں کی پاکیزگی کا سبب بنے گی۔ انشاءاللہ مریض کے پاس ایسی باتیں کی جائیں جس سے وہ خوش ہو۔ شفا کی دعا اور صبر کی تلقین کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے کے آداب

سیدنا عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰی تُخَلِّفَكُمْ (بخاری، مسلم)

''جب جنازہ آتے ہوئے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ حتیٰ کہ وہ آگے گزر جائے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے لئے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ تو یہودی کا ہے۔'' اس پر آپ نے فرمایا:

اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمْ جَنَازَةً فَقُوْمُوْا

''موت سراسر گھبراہٹ ہے۔ جب کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔'' (بخاری)

مسند احمد میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

''جب وہ جنازہ دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ وہ گزر جاتا۔''

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بھی ایک جنازے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ ان پر اعتراض ہوا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک یہودی کے جنازے کیلئے کھڑے ہو گئے تھے۔ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اَلَیْسَتْ نَفْسًا۔ کیا وہ انسان نہ تھا؟ (متفق علیہ)

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر آخری حق یہ ہے کہ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو تو دوسرا بھائی اُس کے جنازے اور کفن دفن میں شریک ہو۔

افسوس کہ آج شاید ہی کسی کو جنازہ کی دعائیں یاد ہوں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ کل ہمارے لئے کوئی دل سے دعائیں کرے تو ہمیں چاہیے کہ جنازوں میں رسماً دکھاوے کیلئے شرکت نہ کریں...... بلکہ میت کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی نیت سے جنازہ پڑھیں۔ پورے خلوص سے دعائیں پڑھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستی ودشمنی کے آداب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر سچے ایمان کا تقاضا ہے کہ مسلمان اس سے محبت کرے جسے اللہ پسند کرتا ہے اوراس سے دشمنی رکھے جواللہ کا ناپسندیدہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''جو شخص اللہ کیلئے محبت و بغض رکھے اور اللہ ہی کیلئے کوئی چیز دے اور اللہ ہی کیلئے روکے تو اس نے ایمان مکمل کرلیا ہے۔'' (ابوداؤد)

نیز فرمایا:

''عرش کے اردگرد نور کے منبر ہیں، ان پر نورانی لباس اورنورانی چہروں والے لوگ ہوں گے، وہ انبیاء وشہداء تو نہیں مگر انبیاء وشہداان پر رشک کریں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں بتائیں کہ وہ خوش نصیب کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والے اوراللہ ہی کیلئے ایک دوسرے کی ملاقات کو آنے والے ہیں۔'' (سنن نسائی)

ایک اور حدیثِ پاک میں اللہ کیلئے محبت کرنے والوں کو اس طرح خوشخبری دی گئی ہے۔ایک شخص اپنے ساتھی کی ملاقات کو جارہا تھا تو اللہ نے اس کے لئے ایک فرشتہ راستہ میں مقرر کیا۔ پوچھا ''کہاں جارہے ہو؟'' کہا ''اپنے فلاں بھائی کو ملنے جارہا ہوں۔'' فرشتے نے کہا ''اس کے پاس کوئی کام تو نہیں؟'' کہا ''نہیں'' فرشتے نے کہا ''رشتہ داری ہے؟'' کہا ''نہیں'' فرشتے نے کہا ''اس کا کوئی احسان ہے جسے چکانے جارہے ہو؟'' ''نہیں'' فرشتے نے پوچھا ''پھر کیوں جارہے ہو؟ مسافر نے جواب دیا: ''مجھے اللہ کے لئے اس سے محبت ہے۔'' فرشتے نے کہا ''مجھے اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے اطلاع دوں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھ سے محبت کرتے ہیں کہ تو نے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس شخص سے محبت کی ہے اور اللہ نے تیرے لئے جنت واجب کردی ہے۔'' (مسلم)

اسلامی اخوت کے آداب:

۞ دوست اسے بنائیں جو متقی اور پرہیزگار ہو، کیونکہ فاسق جو اپنے اللہ کی اطاعت سے خالی ہے، مشکل ہے کہ وہ دوستی کا لحاظ کرے، جب وہ اللہ سے نہیں ڈرتا تو کسی اور سے کیسے ڈرے گا؟

ایک نیک وصالح بزرگ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اس بات کو اس طرح بیان کیا:

''بیٹا! تجھے کسی کی دوستی کی ضرورت پڑے تو اس سے دوستی اختیار کر کہ جب تو اس کی خدمت کرے تو وہ تیرا خیال رکھے، اس کے ساتھ رہنا تیرے لئے زینت ہو، کوئی مشکل آجائے تو وہ تیرا بوجھ ہلکا کرے، تو نیکی کی طرف ہاتھ بڑھائے تو وہ بھی ہاتھ بڑھائے، تیری اچھائی دیکھے تو حوصلہ افزائی کرے، برائی دیکھے تو اسے روکے، تو اگر اس سے مانگے تو تجھے دے، نہ مانگے تو بھی دے، تجھ پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو ہمدردی کرے، جب تو کہے تو تیری تصدیق کرے، کسی کام کا ارادہ کرے تو تجھے اپنا امیر سمجھے اور اگر کسی بات میں نزاع و جھگڑا ہو جائے تو وہ تجھے اپنا سمجھے۔''

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا اسلام دشمن کفار سے دوستی اور محبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چند آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

۞ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو شخص انہیں اپنا دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔'' (المائدہ: 51)

۞ ''مومن اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں، جو ایسا کرے گا اس کا اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔'' (آل عمران:28)

۞ اگر اپنے سگے رشتہ دار بھی اللہ کے راستے سے بھٹکے ہوں تو انہیں بھی دوست نہ بناؤ۔

۞ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ'' (الممتحنہ، 1)

۞ ''وہ منافق لوگ جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں، ایسے منافقوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔'' (النساء: 138-139)

اگر تم ایسا کرو گے تو......:

۞ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو بھی انہیں اپنا دوست بنائے گا اس کا شمار بھی انہیں میں سے ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کی راہنمائی نہیں فرماتا۔'' (المائدہ:51)

مزید فرمایا:

''اگر تم نے علم آجانے کے بعد یہود و نصاریٰ کی خواہشات کی پیروی کی تو کوئی دوست اور مددگار تجھے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے والا نہیں ہوگا۔'' (البقرہ:120)

۞ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم کفار کی باتیں مانو گے تو وہ تمہیں الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔''

(آل عمران:149)

۞ کفار سے دوستی کی سزا دنیا میں ذلت اور رسوائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان سے عزت حاصل کرنے جاتے ہیں؟ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔'' (النساء: 139)

۞ کفار سے دوستی کرنے والوں کے لئے ایک سزا یہ ہے کہ انہیں اس دنیا میں ہی کفار سے دوستی پر ندامت اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ کفار سے دوستی اور تعاون کرنے والوں کے لئے آخرت میں بھی سزا ہے۔

''وہ لوگ جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرتے ہیں، ایسے منافقوں کو عذاب الیم کی بشارت دے دو۔'' (النساء:138۔139)

۞ ''آج تم بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو (اہل ایمان کو چھوڑ کر) کفار کو اپنا دوست بناتے ہیں یقیناً بہت ہی برا ہے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجا ہے، اللہ ان پر غضبناک ہو گیا ہے اور وہ ہمیشہ کیلئے عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔'' (المائدہ :80)

۞ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کو (عذاب کیلئے) کھلا کھلا ثبوت مہیا کر دو۔'' (النساء:144)

۞ ''کافر ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں، اگر تم ایک دوسرے کی حمایت نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فساد برپا ہوگا۔'' (الانفال:73)

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی کرنے والے خواہ اپنے ماں باپ اور بیوی بچے ہی کیوں نہ ہوں، ان سے بھی دوستی کرنا منع ہے۔

''تم کبھی نہ پاؤ گے کہ وہ لوگ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا ان کے بھائی یا کنبے قبیلے کے لوگ ہوں۔ یہ (اہل ایمان) وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح (یعنی نور ایمان) کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کے لشکر ہیں، آگاہ رہو اللہ کے لشکر والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ المجادلہ:22)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیاو آخرت کی تمام بھلائیوں کے لئے بہترین نسخہ

درودِ پاک

جوہر ٹاؤن لاہور 3/J-50
463

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؀
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؀

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (سنن نسائی)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

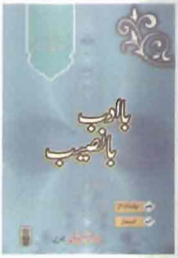

با ادب با نصیب

◉ **ایک ایسی منفرد کتاب جو آپ کو**

ایسی دلکش شخصیت بنا سکتی ہے جسے لوگ مؤدب نظروں سے دیکھیں۔

◉ **جو آپ کی اولاد کو**

آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا کر باعثِ عزت وتوقیر اور صدقہ جاریہ بنا سکتی ہے۔

◉ **جو پڑھنے والے کو**

اخلاقیات اور آداب کا پیکر بنا سکتی ہے۔

مہذب ومؤدب معاشرے کی تشکیل ہر اچھے انسان کے دل کی آواز ہے، ایسے ہی معاشرے کے فروغ کیلئے "**باادب بانصیب**" سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے

فروغِ علم اور خدمتِ خلق کے لیے کوشاں

TARIQ ACADEMY
PRINTERS & PUBLISHERS

Saleemi Chowk, Opp. Al-Fateh Ground,
Faisalabad. Pakistan.
Ph: 0092041 8546964, 8715768
E-mail: ilmoagahi74a@yahoo.com, Web: www.ilmoagahi.com